بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 70

شمارہ 15

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

نائب تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 / رمضان 1442 ہجری قمری • 15 / شہادت 1400 ہجری شمسی • 15 / اپریل 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ
وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ
وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

(سورۃ المائدہ:4)

ترجمہ: آج کے دن مَیں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر مَیں نے اپنی نعمت تمام کردی ہے اور مَیں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کرلیا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/اپریل 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میرے الہاموں سے قوم کا فائدہ اور اسلام کا فائدہ ہوتا ہے
اور یہی معیار بڑا بھاری معیار ہے جو ان کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدائی الہام کا معیار

”افسوس یہ لوگ چھوٹے چھوٹے معمولی الہامی ٹکڑوں اور خوابوں پر اترائے بیٹھے ہیں اور سمجھ نہیں سکتے کہ کسی الہام کے خدا کی طرف سے ہونے اور دخل شیطان سے پاک ہونے کا معیار کیا ہے؟ معیار یہی ہے کہ اس (خدائی الہام) کے ساتھ نصرتِ الٰہی ہو اور اقتداری علم غیب اور قاہر پیش گوئی اس کے ساتھ ہو، ورنہ وہ فضول باتیں ہیں جو نافع الناس نہیں ہوسکتیں۔ اگر کوئی شخص کسی جلسہ کے وقت دُور بیٹھا ہوا کسی عظیم الشان بادشاہ کی باتیں معمولاً سن لے اور آ کر کہے کہ میں نے فلاں بادشاہ کی باتیں سنی ہیں تو اس سے اُسے اور دوسروں کو کیا حاصل؟ تقرب سلطانی کے بعد کی باتوں کے نشان اور ہی ہوا کرتے ہیں، جنھیں دیکھ کر ایک عالم پکار اٹھتا ہے کہ فلاں درحقیقت بادشاہ کا مہبطِ کلام وسلام ہے۔ اگر میرے الہامات بھی ویسے ہی معمولی اور فضول ٹکڑے ہوتے اور ہر ایک میں علم الغیب اور اقتداری پیشگوئیاں نہ ہوتیں تو میں انہیں محض ہیچ سمجھتا۔ بھلا کوئی لیکھرام والی پیش گوئی کے برابر کوئی ایک ہی الہام بتاوے۔ میرے الہاموں سے قوم کا فائدہ اور اسلام کا فائدہ ہوتا ہے اور یہی معیار بڑا بھاری معیار ہے جو ان کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتا۔ میرے ساتھ خدا تعالیٰ کے معاملات اور تصرفات اور اس کے نشان میری تائید میں عجیب ہیں کچھ تو میری ذات کے متعلق ہیں۔ کچھ میری اولاد کے متعلق ہیں اور کچھ میرے اہل بیت کے متعلق ہیں اور کچھ دوستوں کے متعلق ہیں اور کچھ مخالفوں کے متعلق ہیں اور کچھ عَامَّۃُ النَّاس کے متعلق ہیں۔“ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 281، مطبوعہ قادیان 2018)

......☆......☆......☆......

بائبل کی روایت پر قرآن کریم پر اعتراض قابل تعجب ہے، ہم بے شک بائبل کی بعض روایات کو
تاریخی شہادت کے طور پر نقل کرتے ہیں لیکن اُسی وقت جبکہ وہ عقل اور دوسری تاریخ یا قرآن کریم کے مطابق ہو

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ یوسف آیت نمبر 81 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

کَبِیۡرُھُمۡ جس بھائی کی نسبت آیا ہے معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں کسی قدر خشیت اللہ تھی۔ کیونکہ ایک تو وہ اپنے باپ سے غداری کرنے سے بھائیوں کو ڈراتا ہے دوسرے اپنے عہد کی پابندی پر مُصر ہوا ہے کہ جب تک میرا باپ اجازت نہ دے یا خدا تعالیٰ ہی کوئی فیصلہ کردے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ سے مراد ہوسکتا ہے کہ اس کے دل میں یہ ہو کہ کسی طرح بن یامین آزاد ہو جائیں اور میں ان کو ساتھ لے کر واپس چلا جاؤں۔

حضرت یوسف کے سب سے بڑے بھائی کا نام روبن تھا اور بائبل کی رو سے جس بھائی نے اس موقعہ پر گھر واپس جانے سے انکار کیا ہے وہ یہودا تھے جو بھائیوں میں سے چوتھے درجہ پر تھے۔ مسیحی مصنف اس جگہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کے مصنف کو تاریخ کا بھی علم نہیں۔ وہ یہودا کی بات کو روبن کی طرف منسوب کررہا ہے۔ مجھے مسیحی مصنفوں کے ایسے اعتراضوں پر ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے۔ وہ یوں بائبل کا ذکر کرتے ہیں گویا وہ سب سے زیادہ مستند تاریخی کتاب ہے۔ حالانکہ خود مسیحی لٹریچر ان دلائل سے بھرا پڑا ہے جو تاریخی طور پر بائبل کے رتبہ کو بہت گرا دیتے ہیں۔ پرانی تاریخ تو الگ رہی موسیٰؑ کی کتب میں موسیٰ کے سفروں کے جو حالات درج ہیں مسیحی محققین خود ان کی صحت کے قائل نہیں اور جغرافیہ اور اس زمانہ کی دوسری تاریخوں سے اور خود بائبل کی اندرونی شہادتوں سے ان حالات کو خلاف واقعہ ظاہر کرتے ہیں۔ ایسی کتاب کی روایت پر قرآن کریم پر اعتراض قابل تعجب ہے۔ ہم بے شک بائبل کی بعض روایات کو تاریخی شہادت کے طور پر نقل کرتے ہیں لیکن اُسی وقت جبکہ وہ عقل اور دوسری تاریخ یا قرآن کریم کے مطابق ہوں ورنہ بائبل میں اس قدر دست برد ہوچکی ہے کہ اس کی تاریخ بھی محفوظ نہیں کہی جاسکتی۔ پس ان حالات میں بائبل کی شہادت پر قرآن کریم پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا جس کے یہودی تاریخ کے بتائے ہوئے واقعات اس وقت تحقیق سے صحیح ثابت ہورہے ہیں جبکہ یہودی تاریخ کے بیانات غلط ثابت ہورہے ہیں۔ مثلاً ہارون کا بچھڑے کو پوجنا۔ فرعونِ موسیٰ کی لاش کا محفوظ رہنا وغیرہ۔

لیکن اگر ہم اس بارہ میں توریت کے بیان کو صحیح سمجھ لیں تو بھی کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے کَبِیۡرُھُمۡ کہا ہے اَکۡبَرُھُمۡ نہیں کہا۔ بارہ بیٹوں میں سے چوتھا بیٹا بھی یقیناً کبیر کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ کبیر کے معنے صرف بڑے کے ہیں نہ کہ سب سے بڑے کے۔ اسکے علاوہ یوں بھی بائبل کے بیان اور قرآن مجید کے بیان میں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ کبیر سے مراد عمر میں بڑا نہ لئے جائیں بلکہ درجہ میں بڑے کے لیے جائیں۔ چنانچہ زیر آیت قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَہٗ مَعَکُمۡ الخ مَیں ثابت کر آیا ہوں کہ حضرت یعقوب کو جو اعتبار یہودا پر تھا روبن پر نہ تھا۔ بن یامین کو انہوں نے بھیجا بھی یہودا کی ضمانت پر تھا۔ پس اس معاملہ میں یہودا ہی سب سے بڑے تھے۔

(تفسیر کبیر، جلد سوم، صفحہ 346، مطبوعہ قادیان 2010)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(1237) حضرت ابو ذر (غفاری)رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے ربّ کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا یا آپ نے فرمایا اس نے مجھے بشارت دی کہ جو میری امت سے ایسی حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(1238) حضرت عبداللہ (بن مسعود)رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرے گا وہ آگ میں داخل ہوگا اور میں (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کہتا ہوں: جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔

(1239) حضرت براء (بن عازبؓ) سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات باتیں کرنے کا حکم دیا اور سات ہی باتوں سے ہمیں روکا۔ ہمیں حکم دیا کہ ہم جنازوں کے ساتھ جایا کریں، بیمار کی عیادت کریں، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کریں، مظلوم کی مدد کریں، قسم کو پورا کریں، سلام کا جواب دیا کریں، چھینکنے والے کو دعا دیں اور چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے اور دیباج اور قسی اور استبرق (پہننے) سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری، جلد2، کتاب الجنائز، مطبوعہ قادیان 2006)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 26/مارچ 2021ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از نبیوں کا سردار)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرت المہدی)
مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا 2012
مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2012
پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2020
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
وصایا
خلاصہ خطبہ جمعہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

عبداللہ آتھم کیلئے چار ہزار روپے کا بھاری انعام اگر وہ اقرار کرلے کہ اسلامی پیشگوئی کی شوکت سے نہیں ڈرا

گزشتہ دوشماروں سے ہم اسلام اور عیسائیت کے مابین ہونے والی اُس عظیم الشان جنگ کا ذکر کررہے ہیں جو جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مناظرہ 22 مئی 1893 تا 5 جون 1893 پندرہ دن تک بمقام امرتسر پادری مارٹن کلارک کی کوٹھی میں ہوا۔ مناظرہ کے آخری روز 5 جون 1893 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ پیشگوئی فرمائی :

”اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمدًا جھوٹ کو اختیار کررہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنارہا ہے وہ انہی دِنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لیکر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذِلّت پہنچے گی **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سُوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔“ (جنگ مقدس رُوحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291)

آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا اور موت سے بچ گیا۔ پیشگوئی کی میعاد 5 ستمبر 1894 کو ختم ہونی تھی۔ 5 ستمبر کی تاریخ جونہی گزر گئی عیسائیوں نے بہت شور مچایا اور خوب طوفان بدتمیزی برپا کی کہ آتھم نہیں مرا اور پیشگوئی غلط نکلی۔ پادریوں نے اِسے عیسائیت کی اسلام پر فتح قرار دیا۔ خوب خوشیاں منائیں۔ 6 ستمبر کو آتھم کے گلے میں ہار ڈال کر گاڑی میں بٹھا کر امرتسر کے بازاروں اور گلیوں میں جلوس نکالا گیا۔ خوب ناچ گانے ہوئے اور فتح کے نعرے لگائے گئے۔ ہنسی ٹھٹھا کیا گیا۔ گالیاں دی گئیں۔ گالیوں سے بھرے اشتہارات نکالے گئے اور جس قدر دل آزاری کی جاسکتی تھی کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”عیسائیوں کی حالت پر نہایت تعجب ہے کہ اس پیشگوئی پر جو ایسی صفائی سے اپنی شرط کے پہلو پر پوری ہوگئی انہوں نے محض شرارت سے وہ شور اور شر کیا اور وہ توہین اور گندی گالیاں دیں اور کوچوں بازاروں میں شیطانی بہروپ دکھلائے جو اپنی ساری فطرت کے پردے کھول دیئے، حالانکہ پیشگوئی میں ایک صاف شرط موجود تھی اور قرائن قویہ کی رُو سے وہ شرط پوری ہوچکی تھی۔“ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 301) اور بہت افسوس کی بات ہے کہ مسلمان علماء نے اس جشن میں عیسائیوں کا بھرپور ساتھ دیا اور عیسائیوں کو فاتح قرار دیا اور اسلام کو مفتوح اور شکست خوردہ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دل آزاری میں یہ مسلمان علماء عیسائیوں سے بھی آگے نکل گئے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ”انوار الاسلام“ اور ”ضیاء الحق“ میں ناقابل تردید دلائل سے ثابت فرمایا ہے کہ آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا جس کا اُسے فائدہ ملا اور آپؑ نے اس سلسلہ میں ہونے والے تمام اعتراضات کا جواب بھی دیا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مناظرہ کے آخری روز جب آتھم کی موت کی پیشگوئی کی اُس وقت آپؑ نے اُسے یہ بھی یاد دلایا کہ تم نے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا ہے اور پھر ڈپٹی عبداللہ آتھم سے سوال کیا تھا کہ اَب میں ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جن کو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہوجائے گی یا نہیں ہوجائے گی؟

جس وقت سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کو پیشگوئی سنائی اُسی وقت عبداللہ آتھم نے اپنی زبان نکالی اور کانوں پر ہاتھ رکھا اور کانپا اور زرد ہوگیا اور اس نے کہا توبہ توبہ میں تو (آنحضرتؐ کو) دجال نہیں کہتا، مرزا صاحب مجھے ناحق مارتے ہیں، میں نے تو دجال نہیں کہا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اُس نے کہا کہ ”مَیں مر گیا۔“ اُس کے اس قدر خوفزدہ ہونے اور بھری مجلس میں کان پر ہاتھ رکھنے اور توبہ توبہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آتھم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سے واقف تھا کہ یہ کوئی عام انسان نہیں ہے۔ یہ جو بھی پیشگوئی کرتا ہے وہ پوری ہوجاتی ہے۔ احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت کی تازہ مثال اس کے سامنے تھی جو 30 ستمبر 1892 کو اپنے گھر کو ماتم کدہ بنا کر پیشگوئی کے عین مطابق چل بسا تھا۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی شان ہی الگ تھی۔ پیشگوئی کے الفاظ نہایت پُرشوکت تھے اور پیشگوئی رعب اور جلال سے بھری ہوئی تھی جس کے سننے اور پڑھنے سے ہی بدن پر لرزہ طاری ہوتا ہے۔ پیشگوئی کی ہیبت آتھم کے رگ و ریشے میں سما گئی اور وہ پورے پندرہ ماہ سخت بے قرار اور مدہوش اور حواس باختہ رہا۔

پیشگوئی کی شوکت سے نہ صرف آتھم بلکہ تمام عیسائی مرعوب ہوگئے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : پیشگوئی نہایت زور سے کی گئی تھی اور نہ صرف آتھم بلکہ اسی وقت اس مجلس کے تمام عیسائیوں پر اس کا اثر ہوگیا تھا اور پیش بندی کے طور پر اسی دم کہنا شروع کردیا تھا کہ آتھم کے مرنے کی تو ایک ڈاکٹر نے بھی خبر دے رکھی ہے کہ چھ ماہ تک مرجائے گا۔ ظاہر ہے یہ تمام باتیں پیشگوئی کا رعب قبول کرنے سے منہ سے نکلی تھیں اور آتھم صاحب کے دل پر ایک بھاری مؤثر کام کررہا تھا اور یہ تمام قرائن چاہتے تھے کہ آتھم صاحب سے وہ حرکتیں صادر ہوں جو شدت خوف کے وقت صادر ہوا کرتی ہیں۔ اور وہ نظارے ان کو نظر آویں جو شدت خوف کے وقت نظر آیا کرتے ہیں۔ (ضیاء الحق رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 284)

آتھم شدت خوف سے نیند میں چیخیں مارتا تھا

آتھم خواب سے بھی چیخیں مار کر اٹھتا رہا ہے اور امرتسر کے مقام میں بھی بیماری کی شدت میں اس نے ایک چیخ ماری اور کہا کہ **ہائے میں پکڑا گیا۔** (ضیاء الحق رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 300)

پیشگوئی کی سخت ہیبت کی وجہ سے اُسے ڈراؤنی خوابیں آتی تھیں۔ پہلے اُسے خونی سانپ کا نظارہ دکھائی دیا جس کی سخت ہیبت سے وہ امرتسر سے اپنی شاندار کوٹھی چھوڑ کر لدھیانہ اپنے داماد کے پاس چلا گیا کہ شاید جگہ کی تبدیلی سے اُسے ڈراؤنے اور ہیبت ناک نظاروں سے چھٹکارا حاصل ہوجائے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ لدھیانہ میں اُسے حملہ آور نیزے والے انسان نظر آنے لگے چنانچہ سخت ڈر اور بیقراری کی حالت میں وہ لدھیانہ کو چھوڑ کر فیروزپور اپنے دوسرے داماد کے پاس چلے گئے۔ غرضیکہ پورے پندرہ ماہ تک یہی حالت رہی یہاں تک کہ :

”ہاویہ سے متعلق پیشگوئی کی میعاد کا آخری دن آگیا۔ اس دن آتھم صاحب کی کوٹھی کے پہرہ کا انتظام جس انسپکٹر پولیس کے سپرد تھا اس نے بعد کو بیان کیا کہ کوٹھی کے اندر آتھم صاحب کے دوست پادری وغیرہ تھے اور باہر چاروں طرف پولیس کا پہرہ تھا اس وقت آتھم صاحب کی حالت سخت گھبراہٹ کی تھی۔ اتفاقًا باہر دُور سے کسی بندوق کے چلنے کی آواز آئی۔ اس پر آتھم صاحب کی حالت یک لخت دِگرگوں ہوگئی۔ آخر جب ان کا کرب اور گھبراہٹ انتہاء کو پہنچ گئی تو ان کے دوستوں نے ان کو بہت زیادہ شراب پلا کر بے ہوش کردیا۔ وہ آخری رات آتھم صاحب نے اسی حالت میں گزاری۔ صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنائے اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر جلوس نکالا۔ **اس دن لوگوں میں شور تھا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر ہم سمجھتے تھے کہ جو حالت ہم نے آتھم صاحب کی دیکھی ہے اس سے تو ان کا مرجانا ہی اچھا تھا۔**“ (تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 505)

اب ہم ان تمام امور کی تفصیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں پیش کریں گے۔

کچھ شک نہیں کہ فتح اسلام کی ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

واضح ہو کہ وہ پیشگوئی جو امرتسر کے عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ ہوکر 5 جون 1893 میں کی گئی تھی جس کی آخری تاریخ 5/ستمبر 1894 تھی وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور حکم کے موافق ایسے طور سے اور ایسی صفائی سے میعاد کے اندر پوری ہوگئی کہ ایک منصف اور دانا کو بجز اس کے ماننے اور قبول کرنے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ ہاں ایک متعصب اور احمق یا جلد باز جو ان واقعات اور حوادث کو یکجائی نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا جو پیشگوئی کے بعد فریق مخالف میں ظہور میں آئی اور الہامی الفاظ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کی آرزوؤں کی پیروی کرتا ہے اس کی مرض نادانی لاعلاج ہے اور اگر وہ ٹھوکر کھائے تو اس کی پست فطرتی اور حمق اور سادہ لوحی اس کا موجب ہوگی ورنہ کچھ شک نہیں کہ فتح اسلام ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوگیا۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 1)

عبداللہ آتھم کا ڈر اور خوف ایک دُنیا نے ملاحظہ کیا اس کا کچھ ذکر ہوچکا ہے اور کچھ آئندہ سطور میں ہوگا۔ پس اس کا رجوع کوئی ڈھکا چھپا معاملہ نہیں تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے الہام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مطلع فرمایا کہ آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا تھا۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں :اِطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَمَکْرُ اُولٰئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ۔ اِنَّا نَکْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِہٖ یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (ایضاً صفحہ 2)

ترجمہ: خدا تعالیٰ نے اسکے ہم وغم پر اطلاع پائی اور تُو اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں پائے گا۔ (یعنی اُس کی سنت ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کرنیوالوں سے رحم کا معاملہ کرتا ہے۔ اور اس نے آتھم کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تُو ہی غالب ہے۔ اور ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کردیں گے اور ان کا مکر ہلاک ہوجائے گا۔ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کرکے دکھادیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کریں گے۔ اس دن مومن خوش ہوں گے۔

عبداللہ آتھم نے اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کی طرف رجوع کیا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :”یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اس کی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کرکے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گِرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے۔“ (ایضاً صفحہ 2)

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

23/مارچ، یومِ مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات مبارکہ سے حضورؑ کی بعثت کی ضرورت، مقصد اور آپؑ کی صداقت کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدیدِ دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے

’’وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو پایا اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اسکی تصدیق کیلئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

’’مَیں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں، وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں، کذاب نہیں، اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افترا اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کی واضح ثبوت نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں؟

’’اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

’’وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں، اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔‘‘(حضرت مسیح موعودؑ)

الجزائر اور پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے پیش نظر خصوصی دعاؤں کی مکرر تحریک

احمدیوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے خدا سے خاص تعلق جوڑنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/مارچ 2021ء بمطابق 26/امان 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۔

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (الجمعۃ:3) وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الجمعۃ:4) اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔

دو تین دن پہلے 23/مارچ کا دن گزرا ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ دن اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدیدِ دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اور ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہم نے بھی اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لیے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔ بہرحال اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالے پیش کروں گا جن میں آپؑ کے آنے کی ضرورت، مقصد اور کس طرح پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں جو پہلے کی گئی تھیں، قرآنی پیشگوئیاں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی، جن سے آپ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے اور پھر جماعت میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کے بارے میں بھی ذکر کروں گا جو آپؑ نے بتایا، جو آپؑ نے فرمایا، جو پاک تبدیلیاں صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھیں اور آپؑ نے ان تکلیفوں کا بھی ذکر فرمایا جن سے صحابہ گزرے تھے اور جماعت کے افراد بھی گزر رہے ہیں۔ پس ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاکہ من حیث الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں نہ کہ نیچے گرنا شروع ہو جائیں۔ آپؑ نے اپنی بعثت اور صداقت کے بارے میں خدا کو گواہ بنا کر اعلان فرمایا ہے جو یقیناً ہمارے ایمانوں کو تقویت بخشتا ہے۔ اگر ہم ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں اور ہر وقت سامنے رکھیں تو یقیناً یہ ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنتی رہیں گی اور ہمیں اپنے مقصد کی طرف توجہ دلاتی رہیں گی۔ بہرحال اب میں جیسا کہ میں نے کہا حوالے پیش کرتا ہوں جو اپنوں کے لیے بھی ہیں اور غیروں کے لیے بھی، جو ان کو دعوت دے رہے ہیں، جو آپؑ کے مسیح موعود ہونے کو روزِ روشن کی طرح کھولتے ہیں۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی وضاحت میں ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علومِ حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوسِ انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں، بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا۔ اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقینِ کامل تک پہنچایا۔ اور خداشناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔‘‘

پس یہ ہے یقین جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر آپؑ کی صداقت پر ہونا چاہیے اور ایمان کی حالت یہ ہونی چاہیے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور اسلام کی صداقت پر ایمان اور یقین ہمیں وہ ہونا چاہیے جو صحابہؓ کا تھا جیسا کہ آج کل صحابہؓ کے حالات میں مَیں خطبات میں بھی بیان کر رہا ہوں اور مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس۔ یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانہ میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔‘‘ یعنی اسلامی تعلیم، قرآن کی تعلیم بالکل بھول جائے گی ’’اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ اس حملہ کا لوگوں کے ایمان پر بہت برا اثر ہوگا۔‘‘ اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ تھا آپؑ کی زندگی میں یہ شدید حملے ہو رہے تھے بلکہ بہت عرصہ بعد تک یہ شدید حملے جاری رہے اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔ فرمایا کہ ’’وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ بات ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ پس جس حالت میں مسیح موعود اور فارسی الاصل کا زمانہ بھی ایک ہی ہے اور کام بھی ایک ہی ہے یعنی ایمان کو دوبارہ قائم کرنا اس لئے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی فارسی الاصل ہے اور اسی کی جماعت کے حق میں یہ آیت ہے۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ کمال ضلالت کے بعد ہدایت اور حکمت پانے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور برکات کو مشاہدہ کرنے والے صرف دو ہی گروہ ہیں۔ اول صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے سخت تاریکی میں مبتلا تھے اور پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے زمانہ نبوی پایا اور معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور پیشگوئیوں کا مشاہدہ کیا اور یقین نے ان میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ گویا صرف ایک روح رہ گئے۔ دوسرا گروہ جو بموجب آیت موصوفہ بالا صحابہؓ کی مانند ہیں مسیح موعود کا گروہ ہے۔ کیونکہ یہ گروہ بھی صحابہ کی مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو دیکھنے والا ہے اور تاریکی اور ضلالت کے بعد ہدایت پانے والا۔ اور آیت اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں جو اس گروہ کو مِنْهُمْ کی دولت سے یعنی صحابہؓ سے مشابہ ہونے کی نعمت سے حصہ دیا گیا ہے یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔‘‘

فرمایا ’’...... چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوا کہ تیرہ سو برس بعد پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا دروازہ کھل گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ خسوف کسوف رمضان میں موافق حدیث دارقطنی اور فتاویٰ ابن حجر کے ظہور میں آ گیا یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوا اور جیسا کہ مضمون حدیث تھا۔ اسی طرح پر چاند گرہن اپنے گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں وقوع میں آیا۔ ایسے وقت میں کہ جب مہدی ہونے کا مدعی موجود تھا۔ اور یہ صورت جب سے کہ زمین اور آسمان پیدا ہوا کبھی وقوع میں نہیں آئی کیونکہ اب تک کوئی شخص نظیر اس کی صفحۂ تاریخ میں ثابت نہیں کر سکا۔ سو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا جو لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر ذوالسنین ستارہ بھی جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھ لیا۔ ایسا ہی جاوا کی آگ بھی لاکھوں انسانوں نے مشاہدہ کی۔ ایسا ہی طاعون کا پھیلنا اور حج سے روکے جانا بھی سب نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ ملک میں ریل کا تیار ہونا، اونٹوں کا بے کار ہونا، یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانہ میں اسی طرح دیکھے گئے جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے معجزات کو دیکھا تھا۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہؓ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاجِ نبوت کا اور کس نے پایا۔ اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نُور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔‘‘ یہ بڑی اہم بات ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرنی ہے۔ قرآن کریم پر غور کرنا ہے اور یہ بڑا ضروری ہے۔

فرمایا ’’بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے۔‘‘ یہ بھی بڑی اہم بات ہے موت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔ ’’اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔‘‘ پس یہ بڑی اہم باتیں ہیں جو آپ نے بیان فرمائیں جس کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ ’’جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔‘‘ پس ہمیں ٹٹولنا چاہیے۔ کیا یہ سب باتیں ہمارے اندر بھی پیدا ہو رہی ہیں؟ ’’اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا!!!‘‘ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304-307)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنا دے۔ اور ان مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے آخر ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے۔ اور اسی زمانہ کی نسبت جو تلاطمِ امواج کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (الکہف:100) اس آیت کو پہلی آیتوں کے ساتھ ملا کر یہ معنے ہیں کہ جس زمانہ میں دنیا کے مذاہب کا بہت شور اٹھے گا اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر ایسا پڑے گا جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے اور ایک دوسرے کو ہلاک کرنا چاہیں گے۔ تب آسمان و زمین کا خدا اِس تلاطمِ امواج کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے بغیر دنیوی اسباب کے ایک نیا سلسلہ پیدا کرے گا اور اس میں ان سب کو جمع کرے گا جو استعداد اور مناسبت رکھتے ہیں۔ تب وہ سمجھیں گے کہ مذہب کیا چیز ہے اور ان میں زندگی اور حقیقی راستبازی کی روح پھونکی جائے گی اور خدا کی معرفت کا ان کو جام پلایا جائے گا اور ضرور ہے کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ یہ پیشگوئی کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن شریف نے دنیا میں شائع کی ہے پوری نہ ہو جائے۔ اور خدا نے اس آخری زمانہ کے بارہ میں جس میں تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ اُس زمانہ میں دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکلیں گی اور ایک یہ کہ زمین کی پوشیدہ کانیں یعنی معدنیں بہت سی نکل آویں گی۔ اور زمینی علوم بہت سے ظاہر ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جس کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی...... اور ایک یہ کہ اُن دنوں میں ایک ایسی سواری پیدا ہو جائے گی کہ اونٹوں کو بیکار کر دے گی۔ اور اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہو جائیں گے۔ اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو باآسانی خبریں پہنچا سکیں گے۔‘‘ (اور آج کل کے زمانے میں تو اَور بھی زیادہ سہولتیں پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں) ’’اور ایک یہ کہ ان دنوں میں آسمان پر ایک ہی مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ اور ایک یہ کہ اس کے بعد زمین پر سخت طاعون پھیلے گی یہاں تک کہ کوئی شہر اور کوئی گاؤں خالی نہ رہے گا جو طاعون سے آلودہ نہ ہو اور دنیا میں بہت موت پڑے گی۔ اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ بعض بستیاں تو بالکل تباہ ہو جائیں گی۔ اور ان کا نام و نشان نہ رہے گا اور بعض بستیاں ایک حد تک عذاب میں گرفتار ہو کر پھر ان کو بچایا جائے گا۔ یہ دن خدا کے سخت غضب کے دن ہوں گے اس لئے کہ لوگوں نے خدا کے نشانوں کو جو اُس کے فرستادہ کے لئے اس زمانہ میں ظاہر ہوئے قبول نہ کیا اور خدا کے نبی کو جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا ردّ کر دیا اور اس کو جھوٹا قرار دیا۔ یہ سب علامتیں اِس زمانہ میں‘‘ جس میں ہم ہیں ’’پوری ہو گئیں۔ عقلمند کے لئے صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 182-184)

اور تاریخ گواہ ہے کہ یہ ساری باتیں آپؑ کے زمانے میں پوری ہوئیں اور بعض ان میں سے اب تک پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اُس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ یہ اسی وحدہ

ارشاد باری تعالیٰ

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ (الانفال:10)

ترجمہ: (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰم سجدہ:31)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرف ومبدل ہوگئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو پایا اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔ انہی دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا گرہن بھی ہوا جیسا کہ لکھا تھا کہ اس مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا گرہن ہوگا اور انہی ایام میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے اور پہلے نبیوں نے بھی یہ خبر دی ہے کہ ان دنوں میں مری بہت پڑے گی اور ایسا ہوگا کہ کوئی گاؤں اور شہر اس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے اور خدا نے اس وقت کہ اس ملک میں طاعون کا نام ونشان نہ تھا قریباً بائیس برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اسکے پیدا ہونے کی خبر دی۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3-4)

پھر اپنے دعوے کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں:

''میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور میں وہ شخص ہوں (کہ) جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس کے زمانہ میں حج روکا گیا اور میں وہ شخص ہوں جس کے عہد میں وہ ستارہ نکلا جو مسیح ابن مریم کے وقت میں نکلا تھا اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہوکر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوکر وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔'' پہلے تو سڑکوں کے ذریعہ سے رابطہ تھا۔ اب وہاں بھی ریل کے ذریعہ سے ہو چکا ہے۔ ''وہ تمام اونٹ بیکار ہوجائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔ تب اس وقت ان اونٹوں کی نسبت وہ حدیث جو صحیح مسلم میں موجود ہے صادق آئے گی یعنی یہ کہ لَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح کے وقت میں اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ ایسا ہی میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔ کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کر کے مجھ پر غالب آ سکے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ لوگوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے میری تصدیق کی اور اس ملک میں جو بعض نامی اہل کشف تھے جن کا تین تین چار چار لاکھ مرید تھا ان کو خواب میں دکھلایا گیا کہ یہ انسان خدا کی طرف سے ہے اور بعض ان میں سے ایسے تھے کہ میرے ظہور سے تیس برس پہلے دنیا سے گزر چکے تھے جیسا کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام'' گلاب شاہ جس کا نام تھا ''ضلع لدھانہ میں تھا جس نے میاں کریم بخش مرحوم ساکن جمال پور کو خبر دی تھی کہ عیسیٰ قادیان میں پیدا ہو گیا اور وہ لدھانہ میں آئے گا۔ میاں کریم بخش ایک صالح موحد اور بڈھا آدمی تھا اس نے مجھ سے لدھانہ میں ملاقات کی اور یہ تمام پیشگوئی مجھے سنائی۔ اس لئے مولویوں نے اس کو بہت تکلیف دی مگر اس نے کچھ پروانہ کی۔ اس نے مجھے کہا کہ گلاب شاہ مجھے کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم زندہ نہیں وہ مر گیا ہے وہ دنیا میں واپس نہیں آئے گا۔ اس امت کے لئے مرزا غلام احمد عیسیٰ ہے جس کو خدا کی قدرت اور مصلحت نے پہلے عیسیٰ سے مشابہ بنایا ہے اور آسمان پر اس کا نام عیسیٰ رکھا ہے اور فرمایا کہ اے کریم بخش! یعنی اپنے اس مرید کو'' فرمایا کہ اے کریم بخش! جب وہ عیسیٰ ظاہر ہوگا تو تُو دیکھے گا کہ مولوی لوگ کس قدر اس کی مخالفت کریں گے۔ وہ سخت مخالفت کریں گے لیکن نامراد رہیں گے'' اور آج تک نامراد رہ رہے ہیں۔ ''وہ اس لئے دنیا میں ظاہر ہوگا کہ تا وہ جھوٹے حاشیے جو قرآن پر چڑھائے گئے ہیں ان کو دور کرے اور قرآن کا اصل چہرہ دنیا کو دکھاوے۔ اس پیشگوئی میں اس بزرگ نے صاف طور پر یہ اشارہ کیا تھا کہ تُو اس قدر عمر پائے گا کہ اس عیسیٰ کو دیکھ لے گا۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 35-37)

یعنی یہ پیشگوئی اپنے اس مرید کی عمر کے بارے میں بھی تھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو خدا تعالیٰ کا نام غفور ہے۔ پھر کیوں وہ رجوع کرنے والوں کو معاف نہ کرے؟ اِس قسم کی غلطیاں ہیں جو قوم میں واقع ہوگئی ہیں۔ انہیں غلطیوں (میں) سے جہاد کی غلطی بھی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ جب میں کہتا ہوں کہ جہاد حرام ہے تو کالی پیلی آنکھیں نکال لیتے ہیں حالانکہ خود ہی مانتے ہیں کہ جو حدیثیں خونی مہدی کی ہیں وہ مخدوش ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس باب میں رسالے لکھے ہیں۔'' تسلیم کیا ہے حدیثوں کے مخدوش ہونے کے بارے میں۔ ''اور یہی مذہب میاں نذیر حسین دہلوی کا تھا۔'' آجکل بھی بعض علماء اب یہی کہنے لگ گئے ہیں۔ ''وہ ان کو قطعی صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر مجھے کیوں کاذب کہا جاتا ہے۔ سچی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کرے گا اور قلم، دعا، توجہ سے اسلام کا بول بالا کرے گا۔'' پس یہ قلم اور دعا اور توجہ یہی کام اب آج آپ کے ماننے والوں کا بھی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''اور افسوس ہے کہ لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی اس لئے کہ جس قدر توجہ دنیا کی طرف ہے دین کی طرف نہیں۔'' ہمیں بھی اپنی حالتوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ ماننے کے بعد کہیں ہماری توجہ دوبارہ دنیا کی طرف تو بہت زیادہ نہیں ہوگئی۔ فرمایا ''دنیا کی آلودگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا ہوکر یہ امید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ان پر قرآنِ کریم کے معارف کھلیں۔ وہاں تو صاف لکھا ہے۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعۃ: 80) اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علتِ غائی کیا ہے؟'' کیا بنیادی مقصد ہے میرے مبعوث ہونے کا۔ ''میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہورہے ہیں ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔'' اور آج کل تو اَور بھی زیادہ بُری حالت ہم دیکھ رہے ہیں ''ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہوگیا ہے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر: 10) اگر اس وقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کونسا وقت آئے گا؟ اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہورہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہوگئی تھی۔ جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 124) اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہوجائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟''

پھر اپنے خلاف مخالفین کی دریدہ دہنی کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں ''مجھے اِس بات کا افسوس نہیں کہ میرا نام دجّال اور کذّاب رکھا جاتا ہے اور مجھ پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ یہ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو مجھ سے پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا تا میں بھی ایک قدیم سنت سے حصہ پاتا۔ میں نے تو ان مصائب اور شدائد کا کچھ بھی حصہ نہیں پایا لیکن جو مصیبتیں اور مشکلات ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آئیں اس کی نظیر انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔ آپؐ نے اسلام کی خاطر وہ دکھ اٹھائے کہ قلم ان کے لکھنے اور زبان ان کے بیان سے عاجز ہے۔ اور اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے جلیل الشان اور اولوالعزم نبی تھے۔ اگر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپؐ کے ساتھ نہ ہوتی تو ان مشکلات کے پہاڑ کو اٹھانا ناممکن ہو جاتا اور اگر کوئی اور نبی ہوتا تو وہ بھی رہ جاتا۔ مگر جس اسلام کو ایسی مصیبتوں اور دکھوں کے ساتھ آپ نے پھیلایا تھا آج اس کا جو حال ہوگیا ہے وہ میں کیونکر کہوں؟''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 279-280)

مسلمانوں نے اسلام کا کیا حال کر دیا ہے اور جو آنے والا ہے اس کو ماننے کو تیار نہیں۔ جو تجدید دین کے لیے آیا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''میں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو پیش کیا ہے جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنے والا ہے۔ میرے رسائل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو جو فراست دی ہے انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجھ لیا ہے لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں اِسے پیش کرتا ہوں تو اس کے منہ میں جھاگ آجاتی ہے گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے۔'' اور عملاً آج کل تو یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ یہ کر بھی رہے ہیں۔ ''حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی تھی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (حم السجدۃ: 35) یہ تعلیم اس لئے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے۔ مَیں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں، کذاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر مَیں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افترا اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔'' دکھاؤ تو سہی کہ ایسا جھوٹا آدمی جو اللہ تعالیٰ پر افترا کر رہا ہے، جھوٹ بول رہا ہے پھر اللہ تعالیٰ تائیدات بھی فرمارہا ہے۔ آج دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کی واضح ثبوت نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں! فرمایا کہ ''چاہئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے'' چاہیے تو تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے آدمی کو ہلاک کر دیتا ''مگر یہاں اس کے برعکس معاملہ ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دی۔'' معنی یہ کہ اس وقت تو صرف ہندوستان تک ہی تھی۔ پھر دور ونزدیک تک یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ میں بھی، ساؤتھ امریکہ میں، جزائر میں، آسٹریلیا میں، عرب ممالک میں لاکھوں انسانوں کے دلوں میں، آپ فرماتے ہیں کہ میری محبت ڈال دی۔ عجیب معاملہ ہے یہ کہ جھوٹے کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ ''مَیں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔'' یہی میری سچائی کی دلیل ہے۔ ''اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مرادوں کو پورا کیا ہو۔ دکھاؤ۔''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 275-276)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کو چاہئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروانہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا مگر ان پر افسوس ہوگا۔

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (البروج:17) ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر (دے) دی ہے اور مَیں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔'' (لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 290)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع واقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اِسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔ وہی نبوتِ محمدیہؐ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظلّ ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجنابؐ کی اِس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔'' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کچھ کسرِ شان نہیں'' اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اِس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔'' (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411-412)

پھر فرماتے ہیں ''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں۔'' اور اب تو بے شمار لوگ ایسے ہو گئے ہیں جو اس عقیدے کی نفی کرنے والے ہیں۔ ''اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزار ہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایاتِ الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آ رہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180-181)

اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا میں بسنے والے لوگ خاص طور پر مسلمان اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ آپؑ کے دعوے کو سمجھنے والے ہوں اور جلد وہ اس مسیح ومہدی کی بیعت میں آ جائیں جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے دنیا میں بھیجا ہے اور ہمیں بھی اپنا حقِ بیعت ادا کرنے والا بنائے۔

پاکستان کے احمدیوں کے لیے، الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دوبارہ مَیں دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں حالات دوبارہ کافی بگڑتے جا رہے ہیں یا اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی مکمل امن اور سکون آ گیا ہے۔ پاکستان میں بھی ہر روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح الجزائر میں بھی حکومت کے بعض اہلکاروں کی نیت نیک نہیں لگ رہی۔ دوبارہ کیس کھولنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو پاکستان میں بھی، الجزائر میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی کوئی احمدی کسی بھی قسم کی تکلیف میں ہے اپنی حفاظت میں رکھے لیکن ساتھ ہی احمدیوں کو بھی توجہ کرنی چاہیے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے ہوں اور حقوق العباد کو بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنی حالتوں کو بہتر کرنے والے ہوں اور خدا سے خاص تعلق جوڑنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ نبیوں کا سردارؐ از صفحہ 7

جنگی سامان جو آپ نے عاریۃً لیا تھا اُس کے مالکوں کو واپس کیا اور ساتھ اُس کے بہت سا انعام واکرام بھی دیا تو ان لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ شخص اِس زمانہ کے عام انسانوں جیسا نہیں۔ چنانچہ صفوان اُسی وقت اسلام لے آئے۔

اِس جنگ کا ایک اور عجیب واقعہ بھی تاریخوں میں آتا ہے۔ شیبہ نامی ایک شخص جو مکہ کے رہنے والے تھے اور جو خانہ کعبہ کی خدمت کے لئے مقرر تھے وہ کہتے ہیں میں بھی اِس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا اور میں نے دل میں کہا عرب اور غیر عرب لوگ تو الگ رہے اگر ساری دنیا بھی محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں داخل ہو گئی تو میں نہیں ہوں گا۔ جب لڑائی تیزی پر ہوئی اور اِدھر کے آدمی اُدھر کے آدمیوں میں مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع کیا۔ اُس وقت مجھے یوں معلوم ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اُٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھ بھسم کر دے۔ اُس وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ! میرے قریب ہو جاؤ۔ میں جب آپ کے قریب گیا تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا! شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اُڑ گئیں اور اُس وقت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنی آنکھوں سے اور اپنے کانوں سے اور اپنے دل سے زیادہ عزیز ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ! آگے بڑھو اور لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور اُس وقت میرے دل میں سوائے اِس کے کوئی خواہش نہیں تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاؤں۔ اگر اُس وقت میرا باپ زندہ ہوتا اور میرے سامنے آ جاتا تو میں اپنی تلوار اُس کے سینہ میں بھونک دینے سے ایک ذرہ دریغ نہ کرتا۔

اسکے بعد آپ طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ وہی شہر جن کے باشندوں نے پتھراؤ کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر سے نکال دیا تھا۔ اُس شہر کا آپ نے کچھ عرصہ تک محاصرہ کیا لیکن پھر بعض لوگوں کے مشورہ دینے پر کہ ان کا محاصرہ کر کے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں سارے عرب میں اب صرف یہ شہر کر ہی کیا سکتا ہے آپ محاصرہ چھوڑ کر چلے آئے اور کچھ عرصہ کے بعد طائف کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔ (باقی آئندہ)

(نبیوں کا سردارؐ صفحہ 224 تا 231، مطبوعہ قادیان 2014ء)

......☆......☆......☆......

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ''اخبار بدر'' 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات وتحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ وخطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی ودنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں — پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور — ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے — تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے

کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت — بدی سے خود وہ رکھتا ہے اِرادت

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

نبیوں کا سردار ؐ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

غزوۂ حنین

چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں داخلہ اچانک ہوا اس لئے مکہ سے ذرا فاصلے پر جو قبائل رہتے تھے خصوصاً وہ جو جنوب کی طرف رہتے تھے انہیں مکہ پر حملہ کی خبر اُسی وقت ہوئی جب آپ مکہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اس خبر کے سنتے ہی انہوں نے اپنی فوجیں جمع کرنی شروع کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کی تیاری کرنے لگے۔ ہوازن اور ثقیف دو عرب قبیلے اپنے آپ کو خاص طور پر بہادر خیال کرتے تھے انہوں نے فوراً آپس میں مشورہ کر کے اپنے لئے ایک سردار چن لیا اور مالک بن عوف نامی ایک شخص کو اپنا رئیس مقرر کر لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے اِردگرد کے قبائل کو دعوت دی کہ وہ بھی ان کے ساتھ آ کر شامل ہو جائیں۔ انہی قبائل میں بنوسعد بن بکر بھی تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حلیمہ اِسی قبیلہ میں سے تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن کی عمر اِسی قبیلہ میں گزاری تھی۔ یہ لوگ جمع ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے اپنے ساتھ اپنے مال اور اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی لے لیا۔ جب ان کے سرداروں سے پوچھا گیا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا اس لئے تا سپاہیوں کو یہ خیال رہے کہ اگر ہم بھاگے تو ہماری بیویاں اور ہماری اولادیں قید ہو جائیں گی اور ہمارے مال لوٹے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے پختہ ارادہ کے ساتھ مسلمانوں کو تباہ کرنے کیلئے نکلے تھے۔ آخر یہ لشکر وادی اوطاس میں آ کر اُترا جو جنگ کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی وادی تھی کیونکہ اس میں پناہ کی جگہیں بھی تھیں اور جانوروں کیلئے چارہ اور انسانوں کیلئے پانی بھی موجود تھا اور گھوڑے دَوڑانے کیلئے زمین بھی بہت ہی مناسب تھی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے عبداللہ بن اَبی حدردؓ نامی ایک صحابی کو حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ عبداللہ نے آ کر اطلاع دی کہ واقعہ میں ان کا لشکر جمع ہے اور وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں۔ چونکہ یہ قوم بڑی تیرانداز تھی اور جس جگہ پر اُنہوں نے ڈیرہ ڈالا تھا وہ مقام ایسا تھا کہ صرف ایک محدود جگہ پر لڑائی کی جا سکتی تھی اور اس جگہ پر بھی حملہ آور بڑی صفائی کے ساتھ تیروں کا نشانہ بنتا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے سردار صفوان سے جو بہت بڑے مالدار اور تاجر تھے اس جنگ کے لئے ہتھیار اور کچھ روپیہ مانگا۔ صفوان نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اپنی حکومت کے زور پر آپ میرا مال چھیننا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم چھیننا نہیں چاہتے بلکہ تم سے عاریۃً مانگتے ہیں اور اس کی ضمانت دینے کو تیار ہیں۔ اِس پر اُس نے کہا تب کوئی حرج نہیں آپ مجھ سے یہ چیزیں لے لیں اور اُس نے سَو زِرہیں اور ان کے ساتھ مناسب ہتھیار عاریۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور اس کے علاوہ تین ہزار روپیہ قرض دیا۔ اسی طرح آپ نے اپنے چچازاد بھائی نوفل بن حارث سے تین ہزار نیزہ عاریۃً لیا۔ جب یہ لشکر ہوازن کی طرف چلا تو مکہ والوں نے خواہش کی کہ گو ہم مسلمان نہیں ہیں لیکن اب چونکہ ہم اسلامی حکومت میں شامل ہو چکے ہیں ہم کو بھی لڑائی میں شامل ہونے کا موقع دیا جائے چنانچہ دو ہزار آدمی مکہ سے آپ کے ساتھ روانہ ہوا۔ راستہ میں عرب کی ایک مشہور زیارت گاہ پڑتی تھی جس کو ذات انواط کہتے تھے۔ یہ ایک پُرانا بیری کا درخت تھا جس کو عرب کے لوگ متبرک سمجھتے تھے اور جب عرب کے بہادر لوگ کوئی ہتھیار خریدتے تو پہلے ذاتِ انواط میں جا کر لٹکاتے تھے تا کہ اس کو برکت حاصل ہو جائے۔ جب صحابہؓ اس کے پاس سے گزرے تو بعض نے کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ہمارے لئے بھی آپ ایک ذاتِ انواط مقرر فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ بڑا ہے یہ تو وہی موسیٰؑ کی قوم والی بات ہوئی کہ جب وہ کنعان کی طرف روانہ ہوئے اور کنعان کے قبائل کو اُنہوں نے بت پوجتے دیکھا تو موسیٰ سے مخاطب ہو کر کہا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ۔ اے موسیٰؑ! جس طرح ان کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی کوئی معبود تجویز کر دیجئے۔ فرمایا یہ تو جہالت کی باتیں ہیں میں ڈرتا ہوں کہ اِس قسم کے وہموں کی وجہ سے کہیں تم میں سے بھی ایک گروہ ایسی ہی حرکتیں نہ کرنے لگ جائے۔

ہوازن اور ان کے مددگار قبائل نے ایک کمین گاہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے بنا چھوڑی تھی جیسے آجکل لڑائی کے میدان میں مخفی خندقیں ہوتی ہیں۔ جب اسلامی لشکر حنین مقام پر پہنچا تو وہ ان کے سامنے چھوٹی چھوٹی منڈیریں بنا کر ان کے پیچھے بیٹھ گئے اور بیچ میں سے ایک تنگ راستہ مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا۔ اکثر سپاہی تو ان ٹیلوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے اور کچھ سپاہی اُونٹوں وغیرہ کے سامنے صف بند ہو کر کھڑے ہو گئے۔ مسلمانوں نے یہ سمجھ کر کہ لشکر وہی ہے جو سامنے کھڑا ہے آگے بڑھ کر اُس پر حملہ کر دیا۔ جب مسلمان کافی آگے بڑھ چکے اور کمین گاہ کے سپاہیوں نے دیکھا کہ اب ہم اچھی طرح حملہ کر سکتے ہیں تو اگلی کھڑی فوج نے سامنے سے حملہ کر دیا اور پہلوؤں سے تیراندازوں نے بے تحاشا تیر برسانے شروع کر دیئے۔ مکہ کے لوگ جو یہ سمجھ کر ساتھ شامل ہوئے تھے کہ آج ہم کو بھی بہادری دکھانے کا موقع ملے گا اِس دوطرفہ حملہ کی برداشت نہ کر سکے اور واپس مکہ کی طرف بھاگے۔ مسلمان گو اس قسم کی تکالیف اُٹھانے کے عادی تھے مگر جب دو ہزار گھوڑے اور اُونٹ اُن کی صفوں میں سے بے تحاشا بھاگتے ہوئے نکلے تو ان کے گھوڑے اور اُونٹ بھی ڈر گئے اور سارے کا سارا لشکر بے تحاشا پیچھے کی طرف دَوڑ پڑا۔ تین طرف کے حملہ میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ 12 صحابی کھڑے رہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ سارے صحابہؓ بھاگ گئے تھے بلکہ 100 کے قریب اَور آدمی بھی میدان میں کھڑے رہے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاصلہ پر تھے۔ آپ کے گرد صرف ایک درجن قریب آدمی رہ گئے۔ ایک صحابی کہتے ہیں میں اور میرے ساتھی بے تحاشا زور لگاتے تھے کہ کسی طرح ہماری سواری کے جانور میدانِ جنگ کی طرف آئیں لیکن دو ہزار اُونٹوں کے بھاگنے کی وجہ سے وہ ایسے بِدک گئے تھے کہ ہمارے ہاتھ باگیں کھینچتے کھینچتے زخمی ہو ہو جاتے تھے مگر اُونٹ اور گھوڑے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ بعض دفعہ ہم باگیں اِس زور سے کھینچتے تھے کہ مرکب کا سر اُس کی پیٹھ سے لگ جاتا تھا۔ مگر پھر جب ایڑی دے کر ہم اُس کو پیچھے میدانِ جنگ کی طرف موڑتے تو وہ بجائے پیچھے لَوٹنے کے اور بھی تیزی کے ساتھ آگے کی طرف بھاگتا۔ ہمارا دل دھڑک رہا تھا کہ پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہوگا مگر ہم بالکل بے بس تھے۔ اِدھر تو صحابہ کی یہ حالت تھی اور اُدھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف چند آدمیوں کے ساتھ میدانِ جنگ میں کھڑے تھے۔ دائیں اور بائیں اور سامنے تینوں طرف سے تیر پڑ رہے تھے اور پیچھے کی طرف صرف ایک تنگ راستہ تھا جس میں سے ایک وقت میں صرف چند آدمی ہی گزر سکتے تھے مگر پھر بھی سوائے اُس راستہ کے اور کوئی نجات کی راہ نہیں تھی۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ نے اپنی سواری سے اُتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی باگ پکڑ لی اور عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں یہاں تک کہ اسلامی لشکر جمع ہو جائے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر! میری خچر کی باگ چھوڑ دو اور پھر خچر کو ایڑی لگاتے ہوئے آپ نے اُس تنگ راستہ پر آگے بڑھنا شروع کیا جس کے دائیں بائیں کمین گاہوں میں بیٹھے ہوئے سپاہی تیراندازی کر رہے تھے اور فرمایا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

میں خدا کا نبی ہوں میں جھوٹا نہیں ہوں۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ اِس وقت خطرہ کے مقام پر کھڑے ہوئے بھی جو میں دشمن کے حملہ سے محفوظ ہوں تو اس کے یہ معنی نہیں کہ میرے اندر خدائی کا کوئی مادہ پایا جاتا ہے بلکہ میں انسان ہی ہوں اور عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عباسؓ کو جن کی آواز بہت بلند تھی آگے بُلایا اور فرمایا۔ عباسؓ! بلند آواز سے پکار کر کہو کہ اے وہ صحابہ! جنہوں نے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور اے وہ لوگو جو سورۂ بقرہ کے زمانہ سے مسلمان ہو! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ حضرت عباسؓ نے نہایت ہی بلند آواز سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام سنایا، تو اُس وقت صحابہؓ کی جو حالت ہوئی اُس کا اندازہ صرف اُنہی کی زبان سے حالات سن کر لگایا جا سکتا ہے۔ وہی صحابی جن کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اُونٹوں اور گھوڑوں کو واپس لانے کی کشمکش میں تھے کہ عباس کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی۔ اُس وقت ہمیں یوں معلوم ہوا کہ ہم اِس دنیا میں نہیں بلکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہیں اور اُس کے فرشتے ہم کو حساب دینے کیلئے بُلا رہے ہیں۔ تب ہم میں سے بعض نے اپنی تلواریں اور ڈھالیں اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور اُونٹوں سے کود پڑے اور ڈرے ہوئے اُونٹوں کو انہوں نے خالی چھوڑ دیا کہ وہ جدھر چاہیں چلے جائیں اور بعض نے اپنی تلواروں سے اپنے اُونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور خود پیدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دَوڑے۔

وہ صحابی کہتے ہیں اُس دن انصار اِس طرح دَوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا رہے تھے کہ جس طرح اُونٹنیاں اور گائیں اپنے بچے کے چیخنے کی آواز کو سُن کر اس کی طرف دَوڑ پڑتی ہیں اور تھوڑی دیر میں صحابہ اور خصوصاً انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور دشمن کو شکست ہو گئی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا یہ نشان ہے کہ وہ شخص جو چند ہی دن پہلے آپ کی جان کا دشمن تھا اور آپ کے مقابلہ پر کفار کے لشکروں کی کمان کیا کرتا تھا یعنی ابوسفیان وہ آج حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب کفار کے اُونٹ پیچھے کی طرف دَوڑے تو ابوسفیان جو نہایت ہی زیرک اور ہوشیار آدمی تھا اُس نے یہ سمجھ کر کہ میرا گھوڑا ابھی بِدک جائے گا فوراً اپنے گھوڑے سے کودا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کی رکاب پکڑے ہوئے پیدل آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اُس وقت کھچی ہوئی تلوار میرے ہاتھ میں تھی اور مجھے اللہ ہی کی قسم ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے کہ میں اُس وقت عزمِ صمیم کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خچر کے ساتھ پہلو میں کھڑا تھا کہ کوئی شخص مجھے مارے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حیرت کے ساتھ دیکھ رہے تھے (شاید آپ سوچ رہے تھے کہ آج سے صرف دس پندرہ دن پہلے یہ شخص میرے قتل کے لئے اپنی فوج کو لے کر مکہ سے نکلنے والا تھا لیکن چند ہی دنوں میں خدا تعالیٰ نے اِس کے اندر ایسی تبدیلی کر دی ہے کہ یہ مکہ کا کمانڈر ایک عام سپاہی کی حیثیت میں میری خچر کی رکاب پکڑے کھڑا ہے اور اِس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ آج اپنی موت سے اپنے گناہوں کا ازالہ کرے گا) عباسؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیرت سے ابوسفیان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو کہا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! یہ ابوسفیان آپ کے چچا کا بیٹا اور آپ کا بھائی ہے آج تو آپ اِس سے خوش ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اِس کی وہ تمام دشمنیاں معاف کرے جو کہ اِس نے مجھ سے کی ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے بھائی! تب میں نے جوشِ محبت سے آپ کے اُس پیر کو جو خچر کی رکاب میں تھا چوم لیا۔

فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(265) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے کہ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر صرف دو تین ماہ ہی گزرے تھے کہ میں ایک دو اور دوستوں کے ساتھ بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے ملنے گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی محمد حسین سے باتوں باتوں میں حضرت صاحب کی عمر کے متعلق سوال کروں کیونکہ ان دنوں میں آپ کی عمر کے متعلق بہت اعتراض تھا۔ خیر میں گیا اور مولوی صاحب کے دروازے پر آواز دی۔ مولوی محمد حسین نیچے آئے اور مسجد میں آکر ملاقات کی۔ میرا ارادہ تھا کہ مولوی صاحب کو اپنا احمدی ہونا ظاہر نہ کروں گا۔ لیکن مولوی صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ کہاں جاتے ہو؟ تو مجھے ناچار قادیان کا نام لینا پڑا اور مولوی صاحب کو معلوم ہو گیا کہ میں احمدی ہوں۔ خیر میں نے مولوی صاحب سے گفتگو شروع کی اور کہا کہ مولوی صاحب اور نہیں تو آپ کم از کم وفات مسیح ناصری کے تو قائل ہو ہی گئے ہونگے۔ مولوی صاحب نے سختی سے کہا کہ نہیں میں تو مسیح کو زندہ سمجھتا ہوں۔ خیر اس پر گفتگو ہوتی رہی۔ پھر میں نے مولوی محمد حسین سے پوچھا کہ آپ تو حضرت مرزا صاحب کے پرانے واقف ہونگے۔ مولوی صاحب نے کہا ہاں میں تو جوانی سے جانتا ہوں اور میں اور مرزا صاحب بچپن میں ہم مکتب بھی تھے۔ اور پھر اس کے بعد ہمیشہ ملاقات رہی۔ میں نے کہا آپ اور مرزا صاحب ہم عمر ہی ہوں گے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ نہیں مرزا صاحب مجھ سے تین چار سال بڑے تھے۔ میں نے سادگی کا چہرہ بنا کر پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کی اس وقت کیا عمر ہے؟ مولوی میرے داؤ کو نہ سمجھا اور بولا کہ 73۔74 سال کی ہے۔ میں نے دل میں الحمد للہ کہا اور جلدی ہی گفتگو ختم کر کے اُٹھ آیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں فخر الدین صاحب مذکور نے خدا کی قسم کھا کر یہ روایت بیان کی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ مولوی محمد حسین نے اپنے اُس خط میں جس کی اشاعت آئینہ کمالات اسلام میں ہو چکی ہے اپنی پیدائش کی تاریخ 17 محرم 1256ھ بیان کی ہے۔ اس طرح اگر حضرت صاحب کو مولوی محمد حسین صاحب سے چار سال بڑا مانا جاوے تو آپ کی تاریخ پیدائش 1252ھ بنتی ہے۔ اور ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسی کتاب میں دوسری جگہ (دیکھو روایت نمبر 185) خاکسار نے ایک اور جہت سے یہی تاریخ پیدائش ثابت کی تھی سو الحمد للہ کہ اس کا ایک شاہد بھی مل گیا اور مجھے یہ یاد پڑتا ہے کہ حضرت صاحب بھی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی محمد حسین سے میں تین چار سال بڑا ہوں۔ ایک اور بھی بات ہے کہ 1894ء میں حضرت صاحب نے آتھم کے مقابلہ پر ایک اشتہار میں اپنی عمر ساٹھ سال بیان کی تھی۔ اس سے بھی آپ کی عمر وفات کے وقت 74۔75 سال بنتی ہے۔

(266) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ مجھے وہ لوگ جو دنیا میں سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔

(267) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ”مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ“ (یعنی خدا کی رضا سب سے مقدم ہونی چاہئے)

(268) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی اور اُن کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے اُن سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں آپ اُن کو دیکھ لیں۔ پھر اُن میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا۔ اور پھر اندر آکر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں۔ چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے اُن کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے اُن کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمہیں کون سی لڑکی پسند ہے۔ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ میاں عبد اللہ صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت حضرت صاحب اور میاں ظفر احمد صاحب اور میرے سوا اور کوئی شخص وہاں نہ تھا اور نیز یہ کہ حضرت صاحب ان لڑکیوں کو کسی احسن طریق سے وہاں لائے تھے۔ اور پھر ان کو مناسب طریق پر رخصت کر دیا تھا، جس سے ان کو کچھ معلوم نہیں ہوا۔ مگر ان میں سے کسی کے ساتھ میاں ظفر احمد صاحب کا رشتہ نہیں ہوا۔ یہ مدت کی بات ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اللہ کے نبیوں میں خوبصورتی کا احساس بھی بہت ہوتا ہے۔ دراصل جو شخص حقیقی حسن کو پہچانتا اور اس کی قدر کرتا ہے وہ مجازی حسن کو بھی ضرور پہچانے گا اور اس کے مرتبے کے اندر اندر اس کی قدر کرے گا۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق احادیث میں روایت آتی ہے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار میں سے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ بغیر دیکھے کے شادی نہ کرنا۔ بلکہ پہلے لڑکی کو دیکھ لینا کیونکہ انصار لڑکیوں کی آنکھ میں عموماً نقص ہوتا ہے۔ ایک اور صحابی جابرؓ سے جس نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی تھی مگر وہ خود ابھی نوجوان لڑکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ”میاں کسی باکرہ لڑکی سے کیوں نہ شادی کی جو تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اسکے ساتھ کھیلتے“ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں کچھ کام کرنا ہوتا ہے ان کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ان کی خانگی زندگی میں ہر جہت سے ایسے سامان مہیا ہوں جو اُن کیلئے راحت سکون اور اطمینان کا موجب ہوں تا کہ ان کے بیرونی کام کا بوجھ ہلکا کرنے میں یہ خانگی راحت وسکون کسی قدر سہارے کا کام دے سکے۔

(269) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب میں نے ایک واقعی ضرورت پر نکاح ثانی کا قصد کیا تو حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ جب کہیں موقعہ ملے جلد اس قلعہ میں داخل ہو جانا چاہیے اور زید و بکر کی پروانہ کرنی چاہیے۔

(270) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب ہر چیز میں خوبصورتی کو پسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ۔

(271) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے یہ اشتہار دیا کہ کوئی غیر مذہب کا پیرو یا مخالف اگر نشان دیکھنا چاہتا ہے تو میرے پاس آکر رہے۔ پھر اگر نشان نہ دیکھے تو میں اسے اتنا انعام دونگا۔ تو ایک دن حضرت صاحب مجھے فرمانے لگے کہ ہم نے اشتہار دے دیکر بہت بلایا ہے مگر کوئی نہیں آتا۔ آجکل بٹالہ میں پادری وائٹ بریخٹ ہیں۔ آپ اُن کے پاس جائیں اور ایک متلاشی حق کے طور پر اپنے آپ کو ظاہر کریں اور کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا ایسا اشتہار دیا ہے، آپ ضرور چل کر اُنکا مقابلہ کریں۔ آپ کیلئے کوئی مشکل بھی نہیں ہے۔ قادیان یہاں سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر مرزا صاحب اس مقابلہ میں ہار گئے تو میں بلا عذر حق کو قبول کر لوں گا اور اور بھی بہت سے لوگ حق کو قبول کر لیں گے اور حضرت صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ بھی اُسے کہنا کہ جھوٹے کو اُس کے گھر تک پہنچانا چاہیے۔ یہ ایک بڑا نادر موقعہ ہے۔ مرزا صاحب نے بڑا شور مچا رکھا ہے۔ آپ اگر ان کو شکست دیدیں گے اور ان سے انعام حاصل کر لیں گے تو یہ ایک عیسائیت کی نمایاں فتح ہوگی اور پھر کوئی مسلمان سامنے نہیں بول سکے گا وغیرہ وغیرہ۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں جس وقت حضرت صاحب نے یہ مجھ سے فرمایا اس وقت شام کا وقت تھا اور بارش ہو رہی تھی اور سردیوں کے دن تھے۔ اس لئے میاں حامد علی نے مجھے روکا کہ صبح چلے جانا مگر میں نے کہا کہ جب حضرت صاحب نے فرمایا ہے تو خواہ کچھ ہو میں تو ابھی جاؤں گا چنانچہ میں اسی وقت پیدل روانہ ہو گیا اور قریباً رات کے دس گیارہ بجے بارش سے تر بتر اور سردی سے کانپتا ہوا بٹالہ پہنچا اور اسی وقت پادری مذکور کی کوٹھی پر گیا وہاں پادری کے خانسامہ نے میری بڑی خاطر کی اور مجھے سونے کیلئے جگہ دی اور کھانا دیا اور بہت آرام پہنچایا اور وعدہ کیا کہ صبح پادری صاحب سے ملاقات کراؤں گا۔ چنانچہ صبح ہی اس نے مجھے پادری سے ملایا۔ اس وقت پادری کے پاس اس کی میم بھی بیٹھی تھی۔ میں نے اسی طریق پر جس طرح حضرت صاحب نے مجھے سمجھایا تھا، اس سے گفتگو کی مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ ہم ان باتوں میں نہیں آتے۔ میں نے اسے بہت غیرت دلائی اور عیسائیت کی فتح ہو جانے کی صورت میں اپنے آپ کو حق کے قبول کر لینے کیلئے تیار ظاہر کیا مگر وہ انکار ہی کرتا چلا گیا۔ آخر میں مایوس ہو کر قادیان آ گیا اور حضرت صاحب سے سارا قصہ عرض کر دیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ غالباً سلسلہ بیعت سے پہلے کا ہے۔

(272) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحبؑ نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے اور پھر مثال دے کر بیان کیا کہ اگر کسی شخص پر کوئی سگ دیوانہ حملہ کرے اور اس کے پاس اس وقت کوئی چیز اپنے دفاع کیلئے نہ ہو نہ سوٹی نہ پتھر وغیرہ صرف چند نجاست میں پڑے ہوئے پیسے اس کے قریب ہوں تو کیا وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے ان پیسوں کو اٹھا کر اس کتے کو نہ دے مارے گا اور اس وجہ سے رک جاوے گا کہ یہ پیسے ایک نجاست کی نالی میں پڑے ہوئے ہیں ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح اس زمانہ میں جو اسلام کی حالت ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اس روپیہ کو خدمت اسلام میں لگایا جاسکتا ہے۔ میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں جب کی یہ بات ہے آج کل والے انگریزی پیسے زیادہ رائج نہ تھے بلکہ موٹے موٹے بھدے سے پیسے چلتے تھے جن کو منصوری پیسے کہتے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ میں خدمت اسلام کیلئے بعض شرائط کے ماتحت سودی روپیہ کے خرچ کئے جانے کا فتویٰ بھی حضرت صاحب نے اسی اصول پر دیا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فتویٰ وقتی ہے اور خاص شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ وَمَنِ اعْتَدٰى فَقَدْ ظَلَمَ وَحَارَبَ اللہَ۔

(273) **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

2009ء اور 2010ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ

اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

1984ء کے بعد سے 107 نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی

اس سال تین نئے ممالک ترکمانستان، ڈامینیکا اور فیرو آئی لینڈ میں جماعت کا نفوذ ہوا

امسال دنیا کے مختلف ممالک میں 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں، 742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا

دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری ہے،

امسال 115 نئی مساجد تعمیر ہوئیں جبکہ 179 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں

دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعداد میں 87 کا اضافہ ہوا، اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی تعداد 2204 ہو چکی ہے

پاکستان سمیت دنیا کے 11 ممالک میں جماعت کے پرنٹنگ پریس قائم ہیں امسال پہلی بار گنی بساؤ کی زبان پرچگیز کریول میں قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم کی تعداد 70 ہو گئی

امسال 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 28 زبانوں میں 38 لاکھ 30 ہزار 602 کی تعداد میں طبع ہوئے،

لندن سے روحانی خزائن کے کمپیوٹرائز ڈ ایڈیشن کی جلد 13 تا 23 کی طباعت، مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طباعت

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی خریداری میں اضافہ کی تحریک

امسال 626 نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا،

521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں

چینی ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک اور عربک ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا مختصر تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 31/جولائی 2010ء کو بعد دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر بارشوں کی طرح جو افضال ہو رہے ہیں آج کے دن ان کا ذکر ہوتا ہے۔ میرے سامنے تو ایک بڑا پلندہ ہے لیکن وہ بھی چند واقعات ہی ہیں، ان باتوں کے خلاصے ہیں جو اس سال میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر فضل ہوئے اور شاید ان میں سے بھی چند ایک ہی مَیں بیان کر سکوں گا۔

نئے ممالک میں تبلیغ اور جماعت کا نفوذ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد 26 سالوں میں جب کہ مخالفین نے جماعت کو نابود کرنے کیلئے پورا زور لگایا اور اب تک لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے 107 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دورانِ سال تین نئے ممالک ترکمانستان (Turkmenistan)، ڈومینیکا (Dominica) اور فیرو آئی لینڈز (Faroe Islands) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

ترکمانستان (Turkmenistan)

ترکمانستان، یہ ملک چاروں طرف سے افغانستان، ایران، ازبکستان (Uzbekistan) اور قازقستان (Kazakhistan) اور کیسپیئن سی (Caspian Sea) کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ اسلامی ملک ہے، یہاں آٹھویں صدی میں صحابہ کرام کے ذریعے سے اسلام پہنچا تھا۔ ترکمانستان کے بہت سے قبائل اپنے آپ کو صحابہ کی نسل سمجھتے ہیں۔ بہرحال یہاں جماعت احمدیہ کا اس سال نفوذ ہوا ہے۔ یہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی پہلی کوشش حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کے ذریعہ ہوئی تھی اور 1925ء میں آپ وہاں گئے تھے۔ لیکن ترکمانستان کی پہلی پوسٹ پر ہی آپ کو روسی فوج نے پکڑ لیا اور قید کر کے تاشقند بھجوا دیا تھا اور وہاں اسیر رہے تھے۔ اب اللہ کے فضل سے ہمارے ایک ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب جو وہاں کام کرتے ہیں ان کے ذریعہ سے یہ پیغام (دوبارہ) پہنچا ہے اور ایک نوجوان جو بشکیک یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں وہ یہاں آئے تھے اور انہوں نے بیعت کی تھی۔ یہ پہلی بیعت تھی۔ بعد میں ان کی فیملی بھی احمدیت میں داخل ہو گئی۔ اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت کی تعداد دس ہے۔

ڈومینیکا (Dominica)

ڈومینیکا ویسٹ انڈیز کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ کل آبادی بہتر (72) ہزار سے زائد ہے۔ ٹرینیڈاڈ کے ذریعہ یہاں نفوذ ہوا۔ ہمارے مبلغ انچارج ابراہیم بن یعقوب صاحب جو وہاں امیر بھی ہیں، انہوں نے اور ان کے نیشنل سیکرٹری نے ملک کا دورہ کیا اور اسکے بعد پھر لٹریچر تقسیم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاندان احمدی مسلمان ہو گیا۔ یہ خاتون تھیں، اسلام میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ انہوں نے رابطہ کیا۔ جب انہیں لٹریچر دیا گیا تو ان کے خاوند نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر اور لٹریچر پڑھ کر احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

فیرو آئی لینڈز (Faroe Islands)

فیرو آئی لینڈز براعظم یورپ کا ملک ہے۔ ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان سمندر میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ ہے۔ اسکا رقبہ 1399 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 48,760 ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ امسال جرمنی کے جلسے پر بھی اس ملک کے نمائندے آئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی ایک دوست محمد یاسین طرابلسی صاحب اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

نومبائعین سے رابطے

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 42 ممالک میں وفود بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطے زندہ کئے گئے۔ تعلیمی اور تربیتی پروگرام منائے گئے۔ ان ممالک میں پیرو ہے، فرنچ گیانا ہے، مارٹینیک ہے، گوادولوپ ہے، سینٹ مارٹن ہے، ڈومینیکن ریپبلک، الجزائر، تیونس اور مختلف جگہوں، ایشیا، ساؤتھ امریکہ اور افریقہ کے بعض ممالک شامل ہیں۔ پیرو (Peru) میں اللہ کے فضل سے رابطہ بھی بحال ہوا اور دو بیعتیں بھی ہوئیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 516 ہے اور 516 جماعتوں کے علاوہ 742 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں

کے قیام میں سیرالیون سرِ فہرست ہے۔ یہاں امسال 125 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا (Nigeria) ہے۔ 43 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر برکینا فاسو ہے جہاں 42 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ کانگو میں 38، مالی میں 35، بینن میں 29 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں 28، نائیجر (Niger) میں 27، غانا اور انڈیا میں 14، 14، یوگنڈا میں 12، کینیا اور سینگال میں 11، 11 ، اور گیمبیا میں 9 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مڈگاسکر میں 7 اور روانڈا میں 6 نئی جماعتیں ہیں۔ اسی طرح ایسے مزید 25 ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک کسی میں دو اور کسی میں تین نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

نئی جماعتوں کے قائم ہونے کے واقعات میں سے چند پیش کرتا ہوں۔

۞ ایک گاؤں Goiun میں جسکے امام الصلوٰۃ کا نام یمبادی (Yambadi) ہے، جب ہمارے مبلغ مکرم درا بوالحسن صاحب تبلیغ کے سلسلے میں ان کے گاؤں پہنچے اور امام الصلوٰۃ سے تبلیغ کی اجازت چاہی تو امام نے کہا کہ آج مَیں اتنا خوش ہوں کہ آپ آئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ مَیں آپ کو اجازت دوں۔ پہلے مَیں آپ کو بتا دوں کہ مَیں کچھ عرصہ قبل تک احمدیت کا شدید مخالف تھا اور جماعت احمدیہ کا نام کسی کی زبان سے نہیں سننا چاہتا تھا حتی کہ اگر کوئی احمدی مل جاتا تو مَیں راستہ تبدیل کر لیتا کہ احمدی کا چہرہ میرے سامنے نہ آئے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا۔ یہ میری نفرت کی انتہا تھی۔ آخر کار مجھے حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب عربی زبان میں ملی۔ مَیں نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس کتاب میں لکھا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو مقام مجھے ملا ہے درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ مَیں نے اپنے محبوب پر اتنا درود بھیجا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا اور آپ سے تمام برکتیں حاصل کیں۔ اس کتاب نے میری نفرت کو محبت میں تبدیل کر دیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ساری برکتوں کا موجب ٹھہراتا ہے وہ کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اُس دن سے مَیں تلاش کر رہا تھا کہ کوئی احمدی ملے تو اس سے گلے ملوں۔ میری تسلی اسی دن ہو گئی تھی اور مَیں احمدیت میں اسی دن سے داخل ہو گیا تھا اور آج خدا تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ کے سلسلے میں بھیج دیا۔ آپکو کھلی چھٹی ہے۔ جہاں چاہتے ہیں جائیں اور تبلیغ کریں اور اسی وقت پانچ ہزار فرانک نکال کر چندہ بھی دیا۔

۞ پھر کانگو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کِکْوَت شہر سے بارہ کلو میٹر دور گاؤں ، لامبا (Lamba) اور ککوئی (Kakoyi) کے دو سُنّی مسلمان جماعت کا تعارف حاصل کرنے احمدیہ مشن ہاؤس آئے۔ ککوئی سے جو دوست آئے انکا نام امیسی فومو (Amisi Fomo) ہے اور یہ گاؤں کے تیس سُنّی مسلمانوں کے امام تھے۔ جماعت کے معلّم انس موسو صاحب سے گفتگو کے دوران انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جماعت ایک نبی کو مانتی ہے جو مسیح موعود بھی ہے اور پھر آپ کے بعد خلافت بھی جاری ہے؟ معلم صاحب نے انہیں سورۃ نور کی آیت استخلاف مع ترجمہ سنائی تو اس امام نے کہا کہ جب قرآنِ کریم میں اس قدر واضح نظامِ خلافت کا ذکر ہے تو مَیں احمدی ہوتا ہوں اور اسی وقت انہوں نے بیعت کر لی۔

ایک گاؤں (Comoe N'goua) جو ریجنل ہیڈ کوارٹر اونگرو سے تقریباً 90 کلومیٹر ہے۔ وہاں ایک سکول ٹیچر آمانی ابراہیم ہیں۔ انہوں نے فلاسفی کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کو اپنے علمِ فلاسفی اور Logic پر بڑا فخر ہے کہ مجھے دلائل میں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ سکول ٹیچر کہتے ہیں کہ ایک دن ایک مشنری ہمارے گاؤں میں آیا اور تبلیغ شروع کر دی اور بڑے دلائل کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔ لوگوں نے مجھے بتایا تو مَیں نے بڑے فخر سے کہا کہ وہ میرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن گفتگو کے بعد کچھ دیر میں ہی مَیں سمجھ گیا کہ اس احمدی مشنری کے دلائل کے سامنے مَیں نہیں ٹھہر سکتا تو میرا رویہ آہستہ آہستہ دھیما پڑتا گیا اور میری کوئی دلیل کام نہ آئی اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔ تو یہ سعید فطرت لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر

ناروے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت النصر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ آخری فنشنگ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گی۔ آئرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کیلئے زمین کا قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ اسکی کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اسکی بنیاد رکھی جائے گی۔ پرتگال میں مسجد کے حصول کیلئے کافی سالوں سے کوشش ہو رہی ہے اور امید ہے اس سال کامیابی ہو جائے گی۔ ایکوٹوریل گنی (Ecotourial Guinea) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ کوموروز آئی لینڈ (Comoros Island) میں جماعت ماریشس نے پہلی مسجد کی تعمیر کیلئے زمین کی خرید کی کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اسی طرح روانڈا (Rawanda) وغیرہ میں قطعات لے لئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ جلد تعمیر شروع ہو جائے گی۔

جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 294 ہے۔ جن میں سے 115 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 179 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ امریکہ میں لاس اینجلس کی مسجد بیت الحمید اور جماعتی سینٹر کی از سرِ نو تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں لجنہ ہال بنا ہے جس میں 300 سے زائد خواتین کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ کینیڈا میں جلسہ گاہ ’حدیقۂ احمد‘ میں موجودہ عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کیلئے قانونی اجازت مل چکی ہے۔ جرمنی میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 13 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نیپال میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں چار مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی ایسے حالات ہیں جہاں نام نہاد علماء لوگوں کو اکساتے رہتے ہیں۔ حملے کرتے رہتے ہیں اور ہماری مساجد کو نقصان بھی پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح انڈونیشیا میں تین مساجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہوئیں۔ یہاں بھی جماعتی املاک کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ مساجد کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ غانا میں 14 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ غانا میں مساجد کی تعداد 418 ہو چکی ہے۔ نائیجیریا میں اس سال 9 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور 30 اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں جماعت کی مساجد کی تعداد 943 ہے۔ سیرالیون میں 67 مساجد کا اضافہ ہوا ہے، 17 تعمیر ہوئی ہیں اور 50 بنی بنائی ملی ہیں۔ لائبیریا میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور گیمبیا میں تین مساجد کی۔

گنی بساؤ میں 4 کا اضافہ ہوا۔ آئیوری کوسٹ میں تین نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ کینیا میں 6 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور تنزانیہ میں 2 نئی مساجد کی۔ اللہ کے فضل سے ہر جگہ ان ملکوں میں مساجد کی تعداد 50، 60، 70 سے زائد ہے بلکہ بعض جگہ 100، 200 سے بھی زائد ہے۔ یوگنڈا میں دورانِ سال 6 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ برکینا فاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہوا۔ 9 تعمیر ہوئیں اور 18 بنی بنائی ملیں۔ یعنی جب امام اپنی مسجدوں سمیت جماعت احمدیہ میں آ جاتے ہیں۔ کنشاسا میں امسال تین مساجد کی تعمیر ہوئی۔ بینن میں 10 نئی مساجد کی تعمیر ہوئی۔ ٹوگو میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا۔ نائیجر میں 4 مساجد تعمیر ہوئیں اور 7 بنی بنائی ملیں۔ کیمرون میں اس سال جماعت کی دوسری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اور اسی طرح یورپ میں بلجیم میں ایک قطعہ زمین لیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں بھی مسجد کی تعمیر جلدی شروع ہو جائے گی جو انشاء اللہ بلجیم میں پہلی باقاعدہ مسجد ہوگی۔

مساجد کی تعمیر میں مخالفت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات

مساجد کی تعمیر میں مخالفت بھی ہوتی ہے۔ رکاوٹیں بھی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ چند ایک پیش کرتا ہوں۔

بو (Bo) ریجن کے گاؤں سان (Sahn) میں جب احمدیت کا پودا لگا تو غیر احمدیوں نے شدید مخالفت کی۔ چنانچہ اس مخالفت کے نتیجے میں احمدیوں نے علیحدہ مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر شروع کی۔ تعمیر کے دوران بھی غیر احمدیوں نے پورا زور لگایا کہ احمدی مسجد نہ بنائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور پیراماؤنٹ چیف جو کہ اسی گاؤں کا ہی ہے اور جس نے بیعت بھی کی ہوئی ہے، نے بھی بڑی مدد کی۔ احمدی ایک چھوٹی سی مسجد بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

مالی کے ریجن جیجنی (Dideni) کے لوکل معلم عبد القادر کانتے لکھتے ہیں کہ تین باتوں پر جماعت کے مخالف شخص ’نیامانی کولی بالی‘ (Nimani Coulibaly) نے اعلان کیا کہ اگر احمدی مسجد کی تعمیر شروع کریں گے تو مَیں ان میں سے کسی احمدی آدمی کو قتل کر دوں گا خواہ مجھے جیل جانا پڑے۔ خدا کے فضل سے ہم نے ماہِ اپریل میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور وہ شخص جس نے احمدی کو قتل کرنے کا اعلان کیا تھا، پولیس نے سنگِ بنیاد سے تین دن قبل اسے بینک میں کسی غلط کام کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا۔ جیل سے رہا ہو کر یہ شخص مشن ہاؤس میں آیا اور بہت نادم تھا۔ اس نے جماعت سے اپنے کئے کی معافی مانگی اور کہا آپ لوگ سچے ہیں۔

وسیم ظفر صاحب آبنگرو (آئیوری کوسٹ) کے مبلغ ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بندوکو (Bondoukou) شہر میں شہر کی اتھارٹیز نے جماعت کو آٹھ ہزار چالیس (8040) مربع میٹر زمین دی تھی۔ حکومت کی طرف سے تمام پیپرز مکمل ہونے کے بعد تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔ لیکن ایک روایتی چیف جو اس شہر کا ہیڈ چیف ہے اس نے زمینی موقع کے لحاظ سے مخالفت شروع کر دی اور کہا زمین اس کی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا کہ وہ ثابت کرے کہ زمین اس کی ہے۔ چیف کے ذہن میں تھا کہ یہ عرب آئے ہیں جو میری زمین پر قبضہ کر کے اپنی تعمیرات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بنایا کہ ایک وفد جا کر خود چیف سے ملے اور بات کرے کیونکہ تمام اتھارٹیز بھی اسکے سامنے بے بس تھیں۔ چیف سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف، جماعت کی سوشل خدمات، ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا تو چیف بڑا حیران ہوا کہ مجھے اس کے برخلاف بتایا گیا تھا کہ یہ ہمارے شہر پر قبضہ کر کے اس میں فتنہ و فساد کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ جماعت کی خدمت کو دیکھتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ اگر میرے گھر کی بھی آپ کو ضرورت ہے تو حاضر ہے۔ چنانچہ وہ زمین ہمیں مل گئی۔

تبلیغی مراکز کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز، مشن ہاؤسز میں 87 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 102 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد دو ہزار دو سو چار (2204) ہو چکی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ خدا غضب میں دھیما ہے، توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے،
جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی، اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 269)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اورل (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اس کے مثل ہوتی ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 340)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برکینا فاسو سرِ فہرست ہے جہاں چودہ نئے مشن ہاؤس تعمیر ہوئے ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں گیارہ ۔ دوسرے نمبر پر ہے۔ سیرالیون دس۔ تیسرے نمبر پر ہے۔ غانا میں تین کا اضافہ ہوا۔ مڈغاسکر میں چھ۔ کینیا، کانگو، برازیل میں پانچ پانچ۔ بنگلہ دیش میں چار۔ نیپال، بھوٹان اور قازقستان میں دودو۔ انڈونیشیا میں چھ۔ امریکہ میں تین۔ یوکے میں بھی تین مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ایسٹ لنڈن میں، نارتھ ایسٹ لنڈن میں ایک عمارت چار لاکھ پچانوے ہزار پاؤنڈ کی خریدی گئی۔ وُولور ہیمپٹن (Wolverhampton) میں 93 ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے ایک چرچ کی عمارت خریدی گئی جس کو جماعتی ضرورت کے مطابق Furnish کیا گیا ہے۔ ایسٹ لنڈن میں ایک پراپرٹی تین لاکھ ترپن ہزار پاؤنڈ کی خریدی گئی۔ یہ بھی مشن ہاؤس ہے۔ گوئٹے مالا میں ایک مشن ہاؤس کا قیام ہوا۔

ان ممالک میں جہاں پہلی دفعہ ہمارے سینٹر قائم ہوئے ہیں، مشن ہاؤس قائم ہوئے ہیں انکے نام یہ ہیں۔ تاجکستان (Tajikistan)، ایکواڈور (Ecuador) کے شہر کیتھ اور ہیٹی (Haiti) میں، کوسووو (Kosovo) میں۔

احمدیہ پرنٹنگ پریسز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو پرنٹنگ پریس لگانے کی توفیق ملی ہے یہ بھی اشاعتِ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کے بعثت کے مقاصد میں سے تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان، ہندوستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے اپنے پریس ہیں۔ آٹھ افریقی ممالک میں ہیں۔ ایک یہاں یوکے کا رقیم پریس ہے۔ گھانا کا پریس پہلے تو کافی کمزور تھا لیکن ماشاء اللہ اب بڑی ترقی کر گیا ہے بلکہ وہاں انکا شاید ایک ڈیلی نیوز پیپر بھی شائع ہوتا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں پریس ہے، نائیجیریا میں ہے۔ ان ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔

تراجم قرآن کریم

گزشتہ سال کُل مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 69 تھی۔ دورانِ سال مزید ایک ترجمہ شائع ہو کر یہ تعداد 70 ہو گئی ہے۔ نیا شائع ہونے والا ترجمہ قرآن گنی بساؤ میں استعمال ہونے والی زبان پرچگیز کریول (Kriol) میں ہے۔ اس ترجمہ کی تکمیل میں نو سال کی محنت شامل ہے۔ نفامارا گساما لا صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے اور ان کے ساتھ ان کی ٹیم نے اسکی پروف ریڈنگ وغیرہ کی۔ یوروبا کے ترجمہ کی نظر ثانی کی ضرورت تھی۔ وہ بھی اب کیا گیا ہے۔ تین زبانوں برمی (میانمار) اور جاوا نیز اور ماؤرے میں ترجمہ قرآن جزوی طور پر کروائے گئے ہیں جو چھپ چکے ہیں اور بقیہ حصوں پر کام ہو رہا ہے۔ نیز اس سال عبرانی زبان میں پہلی تین سورتوں (سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرۃ اور آل عمران) کا ترجمہ طبع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ کبابیر سے موسیٰ اسعد عودہ صاحب نے کیا ہے۔

اس طرح ان تین زبانوں کے علاوہ جو پہلے بیان کی ہیں پندرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے جس کی ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔

اشاعت لٹریچر

اسی طرح کافی لٹریچر ہے جو جماعت نے شائع کیا ہے۔ فولڈرز ہیں، لٹریچر ہے، کتب ہیں جن کے ترجمے ہوئے ہیں۔ 55 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 568 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔

زبانیں جن میں لٹریچر شائع ہوا، عربی، اردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، پنجابی، تامل، چینی، ڈینش، سنہالہ، تلگو، پرتگیزی، میڈنکا، فولا، وولف، جرمن، ہاؤسا، یوروبا، بنگلہ، بوسنین، سپینش، فارسی، سواحیلی، ملیالم، عبرانی، سویڈش۔

اسی طرح قرآنِ کریم کے وہ ترجمے ری پرنٹ ہو رہے ہیں جن کی جلدیں ختم ہو گئیں تھیں۔

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کا جو مکمل سیٹ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو گیا ہے اور یہاں کے بک سٹال پر موجود بھی ہے۔ یہ میرے سامنے بھی کتابیں پڑی ہیں۔

اس سال دیگر اہم کتب جو ہیں ان میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے عربی زبان میں نجم الہدیٰ، مِنن الرحمن، اور حقیقۃ الوحی شائع ہوئی ہیں۔ الاستفتاء کا اُردو ترجمہ بھی طبع ہوا ہے۔ منہاج الطالبین، تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد نمبر 2، سیرت المہدی جلد اول اور دوئم، تاریخ احمدیت کی جلد نمبر 19، خطباتِ ناصر جلد نمبر 5، 6، 10۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ زبان میں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ سیرت خاتم النبیین جو ایک بہت اہم کتاب ہے۔ ہادی علی چودھری صاحب نے اس کو مرتب کیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو جلد اوّل اور دوئم لکھی تھی اسی بنیاد پر ان کے کچھ نوٹس تھے، ان کو پھر آگے پھیلایا ہے اور یہ ایک بڑا اچھا اضافہ ہے اور وہ چھپ کے تیار ہو گئی ہے۔ سٹور میں available ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا تعارف انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے بھی احادیث کی کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور نظارتِ اشاعت کی طرف سے بھی۔ شرح بخاری جلد نمبر 5 (یہ نور فاؤنڈیشن لکھا ہوا ہے، میرا خیال ہے یہ نظارتِ اشاعت کر رہی تھی۔ نظارتِ اشاعت نے کیا ہے ناں؟) اچھا صحیح مسلم جلد نمبر 5,6,7 یہ نور فاؤنڈیشن نے شائع کی ہیں۔ انوار العلوم کی جلد نمبر 20,21 فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے کی۔ اسی طرح تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک۔ اور اسی طرح اور مختلف کتابیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو مختلف زبانوں میں دورانِ سال طبع ہوئی ہیں ان میں 'حقیقۃ الوحی' کا عربی ترجمہ ہوا ہے۔ 'الاستفتاء' کے عربی حصہ کا اُردو ترجمہ ہوا ہے۔ 'پیغامِ صلح' کا فرنچ ترجمہ ہوا ہے۔ 'الوصیت' اڑیہ اور کنّڑ اور سویڈش میں۔ 'سچائی کا اظہار' انگریزی اور سواحیلی میں۔ 'برکات الدعا' سواحیلی میں۔ 'دافع البلاء' سواحیلی میں۔ 'ضرورت الامام' بوسنین میں۔ 'مسیح ہندوستان میں' بوسنین میں۔ 'تحفۃ الندوہ' انگریزی میں۔ 'گناہ سے نجات کیونکر ممکن ہے' بوسنین میں۔ 'نزول المسیح' کا عربی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔ 'تریاق القلوب' عربی زبان میں۔ 'لیکچر لدھیانہ' رشین زبان میں۔ 'لیکچر لاہور' رشین زبان میں۔ 'الوصیت' رشین زبان میں۔

اسی طرح مثلاً 'براہینِ احمدیہ' کا کافی عرصے سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے، مکمل نہیں ہوا۔

'فتح اسلام'، 'سبز اشتہار' سواحیلی اور سپینش میں۔ 'توضیح مرام' انڈونیشین میں۔ 'ازالہ اوہام' انگریزی اور انڈونیشین میں۔ 'آسمانی فیصلہ' انڈونیشین اور سواحیلی میں۔ 'آئینہ کمالاتِ اسلام' عربی حصہ کا اُردو ترجمہ کمپوز ہو رہا ہے۔ 'برکات الدعاء' جرمن، ہندی، انڈونیشین میں۔ 'حجۃ الاسلام' سواحیلی میں۔ 'شہادۃ القرآن'، 'تحفۃ بغداد'، 'حمامۃ البشریٰ' انڈونیشین اور کرغیز اور سواحیلی وغیرہ مختلف زبانوں میں بہت ساری کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ یہ تقریباً 49 کتب ہیں جن کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

اس سال پہلی دفعہ بوسنین زبان میں منتخب آیات قرآن کریم، منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تھائی زبان میں منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ چودہ زبانوں میں اس کی آڈیو سیڈیز (Audio CD's) تیار ہو گئی ہیں۔ بوسنین، رومانین، جرمنی، مینڈے، سپینش، تھائی، انگریزی، بنگلہ، ازبک، سواحیلی، کیکامبا، میڈنکا، جولا، بیتے۔

اور منتخب آیات قرآنِ کریم گیارہ زبانوں میں۔ منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات زبانوں میں، منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سات زبانوں میں اور کئی زبانوں میں ان کی آڈیو سی ڈیز بھی ہیں۔

تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ آٹھ جلدوں میں طبع ہو گیا ہوا تھا۔ اس سال نویں جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آ گئی ہے۔ سٹور پر available ہے۔ اور اسی طرح مختلف زبانوں میں کافی کتب آ گئی ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز وہ رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنی خلافت کے آغاز میں اس کے بارے میں تحریک کی تھی اس کی جو خریداری ہے وہ بڑھنی چاہیئے۔ لیکن کچھ توجہ پیدا ہو کے پھر کم ہو گئی اور اب بھی بہت کم تعداد میں یہ رسالہ لیا جاتا ہے۔ اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور جماعتوں کو چاہیئے کہ اس طرف توجہ دیں اور اسکی خریداری میں اضافہ کریں۔ امریکہ میں مثلاً صرف ایک سو اٹھارہ خریدار ہیں۔ کینیڈا کے باقاعدہ خریدار صرف پانچ ہیں۔ امریکہ کینیڈا کی طرف سے تو کم از کم پانچ سو اور ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اور بھی ممالک جہاں انگریزی پڑھی جاتی ہے ان کو چاہیئے کہ اس کی تعداد بڑھائیں۔ افریقہ میں دو ہزار کی تعداد میں یہ شائع ہوتا ہے اور چار سو پچانوے (495) خریدار ہیں۔ افریقن ممالک کیلئے غانا سے ہی شائع ہوتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہاں خریداری بڑھائیں۔ نائیجیریا سے بھی شائع ہو رہا ہے۔ یہ انڈیا سے بھی دو ہزار چار سو (2400) کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور صرف نو سو تیرہ (913) خریدار ہیں۔ یہاں یوکے میں رقیم پریس سے شائع ہوتا ہے، لیکن خریدار یہاں بہت کم، صرف 33 ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے کہ اپنی خریداری بڑھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک زمانے میں اسکی خریداری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ گو کہ مختلف ذرائع سے اب بھی جماعتی لٹریچر پہنچتا ہے لیکن ریویو آف ریلیجنز کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا تھا اور آپ کی خواہش تھی کہ اسکی خریداری بڑھے۔ اس لئے جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اب تک اس رسالے کے شائع کرنے کیلئے مستقل سرمائے کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ سلسلے کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جواں مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالے کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں۔''

فرمایا کہ ''جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کے مطابق میرے اغراض میں مدد دے گا، امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔'' (الحکم جلد نمبر 7 نمبر 32 صفحہ 19)

آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اس رسالے کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور ابھی تک وہ تعداد حاصل نہیں ہو رہی۔ اور کیونکہ انٹرنیٹ پر آنا شروع ہو گیا ہے اس لئے لوگ اس طرف مزید عدمِ توجہ کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے باوجود یہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

غیر، چاہے اسلام کو قبول کریں یا نہ کریں لیکن اس بات کا ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا دعاؤں کو سننے والا خدا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جنوری 2018)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اسلام کی سچائی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے دنیا میں قائم ہونی ہے اور آپ کے ساتھ جُڑنے سے ہی دنیا میں قائم ہونی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/مارچ 2011)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے اس لئے اس رسالے کی خریداری بڑھنی چاہئے۔ انشاء اللہ۔

نمائشیں، بکسٹالز

امسال 626 نمائشوں کے ذریعے 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اسکے بعض واقعات بیان کرتا ہوں۔

❁ جاپان سے مبلغ انچارج جاپان اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ چونکہ امسال کے بک فیئر کا تھیم (theme) سعودی عرب تھا اس لئے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے اور جب انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدے کے اشعار سنائے جاتے اور اَلْقَصَائِدُ الْاَحْمَدِیہ تحفے کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراجِ تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح رسالہ التقویٰ، حضرت مسیح موعود کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہلِ عرب کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔ بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل پیش کی گئی اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کئے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور ان کو کتابیں لینے سے منع کیا۔ لیکن سفیر صاحب نے جو عربی درثمین ملاحظہ کر رہے تھے بے ساختہ فرمایا کہ ''لَا لَا، ھٰذَا جَمِیْلٌ جَیِّدٌ'' نہیں نہیں، یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔

❁ جاپان سے ہی رپورٹ ہے کہ بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الی اللہ ایک جاپانی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کر رہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔ اس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے؟ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ عام بک سٹورز پر پانچ ہزار ہے (وہاں کی جاپانی کرنسی میں)، لیکن ہم نے دو ہزار مقرر کی ہے۔ وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ اگر بیس ین (yen) ہو تو مَیں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔ یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں؟ اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی اور مَیں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارے میں ایسے کہا۔ مَیں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین (yen) میں اسے خرید رہا ہوں۔ جب عصمت اللہ صاحب آئیں تو انہیں ضرور بتا دیں۔ پھر بک سٹالز کے بارے میں اس طرح کے اَور بہت سارے تبصرے ہیں۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

اخبارات میں بھی جماعت کی خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے رہے ہیں۔ مجموعی طور پر 521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد قریباً 23 کروڑ 44 لاکھ 50 ہزار بنتی ہے۔

چینی ڈیسک

قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ 1990 میں شائع ہوا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ چین میں بعض لائبریریوں کو جماعتی لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان کی طرف سے شکریہ کے خطوط آئے۔ چین میں مختلف لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے روابط قائم ہو رہے ہیں اور وہ جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو ریکارڈ کر کے سی ڈی تیار کی گئی ہے اور تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کے بنگلہ ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور امسال اس پر نظر ثانی کر کے بنگلہ دیش بھجوایا جائے گا۔ دعوۃ الامیر کا بھی ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ بنگالی میں ایک Live پروگرام ایم.ٹی.اے پر جاری ہے جس کے بیس پروگرام ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ مختلف کتابوں کے ترجمے، خطبات کے ترجمے اور مختلف کام بنگلہ ڈیسک کر رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک

مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹ کے ترجمے کئے جا رہے ہیں فرنچ ڈیسک اس کے ترجمے پر نظر ثانی کرتا ہے۔ ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ دو کتب، پیغامِ صلح اور Message of love & Brotherhood for Africa کے ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ باقی مختلف کتابوں کے ترجمے دیکھے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے خطبات وغیرہ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک

اس ڈیسک کے تحت ٹرکش ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کا کام جاری ہے، اور اب تک بیس پاروں کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اسی طرح ان کے سولہ پروگرام ایم ٹی اے پر ریکارڈ کئے گئے۔ خطبات وغیرہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

انڈیا ڈیسک

ہندوستان میں مرکز قادیان اور دیگر ملک بھر کی جماعتوں سے مختلف امور کے بارہ میں جو خط و کتابت ہے وہ اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے وہاں کام کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی جو جماعتی لازمی چندہ جات ہیں ان میں بھی اور وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں بھی جماعت بھارت جو ہے ان کے قدم کافی ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔

رشین ڈیسک

یہ ڈیسک نومبر 2009ء سے باقاعدہ قائم ہے۔ اس ڈیسک کے تحت بھی مختلف کام ہو رہے ہیں۔ خطبات کے ترجمے ہو رہے ہیں، اور جو ترجمے خطبات کے کئے جا رہے ہیں وہ اب تک جتنے رشین احمدی ہیں سب سنتے ہیں اور مجھے بھی خط لکھتے ہیں۔ مثلاً قازقستان سے عبدلن تلکت صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ میرا خاندان 1999ء سے احمدیت کی آغوش میں ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ آپ کے خطبات (جب سے یہ Live جاری ہوئے ہیں) مشن ہاؤس جا کر سنتے رہے، اور میرے اہلِ خانہ نے سوچا اور فیصلہ کیا کہ کپڑوں کے بغیر تو جیا جا سکتا ہے مگر اب ڈش انٹینا کے بغیر زندگی گزارنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ الحمد للہ ہمیں ڈش انٹینا لگانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اگرچہ کچھ قرض لینا پڑا مگر اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ آج کے زمانے میں ایم ٹی اے وہ سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اسلام کے اصل نور تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے کر بھیجا ہے۔ وہاں کے قازقستان سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جب سے خطبات کے لائیو ترجمہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے، جمعہ کے دن اکثر لوگ وہاں آ جاتے ہیں اور انہوں نے وہاں آنا، جمعہ سننا اور خطبہ سننا اپنے معمولات میں شامل کر لیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر قابلِ ذکر ہماری نابینا بزرگ خاتون ہیں جن کا نام روزہ آپا ہے۔ جو اس سے قبل بوجہ کمزوری نظر اور کرایہ بس مہینے میں صرف ایک بار جمعہ پر آتی تھیں۔ اب ہر جمعہ کو صبح گھر سے اپنی سفید چھڑی لے کر نکلتی ہیں اور جمعہ سے قبل مشن ہاؤس آ جاتی ہیں تاکہ وہ خطبہ سن سکیں۔ اور سارہ ہفتہ بلڈنگ میں رہنے والی دوسری بوڑھی عورتوں کو خطبہ کے بارہ میں بتاتی رہتی ہیں۔ جس جگہ وہ رہتی ہیں وہاں لوگوں کو بتاتی رہتی ہیں۔ بوڑھی عورتوں کو تو یہی کام ہوتا ہے ناں، وہاں بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا تھا کہ پہلے اپنی گلی میں، اپنے فلیٹ کی جو بلڈنگ تھی اس کے باہر ہم اکٹھے ہوتے تھے۔ لوگ دنیاداری کی باتیں کرتے تھے، حالاتِ حاضرہ پر تبصرے کرتے تھے کیا ہو رہا ہے، کیا نہیں۔ اب مَیں جمعہ والے دن خطبہ جمعہ سن کے جب آتی ہوں، تو میرے ہمسائے جو غیر احمدی مسلمان ہیں وہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ آج خطبہ میں تمہیں کیا کہا گیا؟ تمہارے خلیفہ نے کیا کہا؟ اس پر پھر تبصرہ ہوتا ہے اور یہی باتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ ایک اور بزرگ خاتون جو ذاتی طور پر ڈش کے بہت مخالف تھیں جب سے رشین ترجمہ ایم ٹی اے پر آنا شروع ہوا ہے، انہوں نے اپنے گھر میں بھی ایک ڈش لگوا لیا ہے۔

آذر بائیجانی احمدی ماہر صاحب جو ماسکو میں رہتے ہیں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ نئے سال کے آغاز سے ہم آپ کے خطبات جمعہ کا رشین ترجمہ سن سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ آپ کے خطبات کی سمجھ آنے لگی ہے۔ آپ کے خطبات کو سن سن کر ان سوالات کے جوابات خود بخود ملتے جا رہے ہیں جو اکثر ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے تھے۔ پردیس میں رہتے ہوئے انسان کو زیادہ سمجھ آنے والی زبان میں کسی کی ہدایت اور رہنمائی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ آذر بائیجانی ہیں، ماسکو میں رہتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ ہم آپ کے خطبات جو رشین زبان میں ہیں ان کے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب یہ نشریات جاری ہو گئی ہیں۔ چند خطبات رشین ترجمہ کے ساتھ ہم سن چکے ہیں۔ ان خطبات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی ہماری روزمرہ زندگی میں شدید کمی تھی۔ آپ نے ان خطبات میں جن موضوعات پر بات کی ہے اُن کا ہمارے دین و مذہب اور روزمرہ زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔ جن مسائل کا آپ نے خطبہ میں ذکر کیا ان سے ہماری اپنی فیملی دوچار ہے۔ مثال کے طور پر ایک بات ہمیں بہت پسند آئی جو آپ نے شادی بیاہ کے موقع پر فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ موجودہ دور میں اقتصادی بحران نے ہمیں بری طرح متاثر کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی یہ نصیحت بہت ہی پر حکمت اور قابلِ عمل ہے۔ آپ کے خطبات گھرانوں اور اہلِ خانہ کو جوڑ کر رکھنے والے ہیں۔ اب ہم باقاعدگی سے آپ کا خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔ اور دورانِ ہفتہ اگلے خطبہ سے قبل کئی بار سن لیتے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد تقریباً 76 ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا جو ترجمہ اس سال جو شائع کیا گیا ہے وہ مجید عامر صاحب نے کیا ہے۔ عربوں کی طرف سے جن کو انہوں نے پڑھنے اور نظرِ ثانی کیلئے بھیجا تھا، بڑا پسند کیا گیا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین اور الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ یہ ترجمے بھی آخری مراحل میں ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مختلف مزید 9 کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

(بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 6 / جولائی 2012)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

اگر خلافت سے وابستہ رہنا ہے، جماعت سے وابستہ رہنا ہے تو اس کیلئے پھر اطاعت بھی لازمی ہے اور ضروری ہے

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ایمان لے آئے ہیں اُن کو کہا جائے کہ اب جو مرضی ہے تمہاری کرو اور تم پر کسی قسم کی پابندی نہیں، آزاد ہو

یہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ تو اُن کیلئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور دین چھوڑ دیتے ہیں، اُن پر کوئی پابندی نہیں ہے

اسلام لانے کے بعد، احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد یہ بہانہ نہیں کہ دین میں جبر نہیں ہے اس لئے ہم اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں، یہ بڑی غلط سوچ ہے

یہ تو اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مَیں ان پابندیوں میں رہنا نہیں چاہتا تو پھر اسلام کہتا ہے کہ تمہیں آزادی ہے، دینِ اسلام کی حدود سے باہر چلے جاؤ، یا اگر اسلام کے دائرہ میں رہنا ہے تو پھر بہر حال ڈسپلن کی پابندی کرنی پڑے گی جو قائم کیا گیا ہے

خلافت کے ساتھ منسلک رہنا ہے تو عبادتوں کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی

جب تم نے اس دین کو قبول کر لیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا دین ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو گے تو شیطان سے نجات پاؤ گے اور یہ شیطان سے نجات کا راستہ اُس وقت تک نظر آتا رہے گا جب تک تم نظامِ خلافت کے کڑے پر ہاتھ ڈالے رکھو گے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پکڑے رکھو گے

اگر ہمارا دعویٰ ہے اور یقیناً ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے تو پھر ہمیں بھی ایسی دعائیں کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کو کھینچ کر لائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ ہم دنیا کو فتح کر سکیں اور جب دعائیں مانگیں گے تو ہمیں اپنے عمل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے ہوں گے، اپنے دلوں کو ہر قسم کی بدیوں سے دھونا ہوگا تا کہ ہمارے سینے نور سے بھر جائیں، اللہ تعالیٰ ہمارا ولی ہو جائے اور ہم کامیابیوں کی منزلیں طے کرنے والے ہوں

نوجوان بچیاں یاد رکھیں اُن کی بقا دین میں ہے، دنیا میں نہیں، پس یہ کبھی خیال بھی نہ لائیں کہ فلاں حکم چودہ سو سال پرانا ہے اور آج اس پر عمل نہیں ہو سکتا

اسلام کا ہر حکم آج بھی اُتنا ہی اہم ہے جتنا چودہ سو سال پہلے تھا

اللہ کرے مجھے بھی اور آئندہ آنے والوں کو بھی یہ بے فکری ہو جائے کہ ہماری یہ نسل بھی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اُن ہاتھوں میں پروان چڑھ رہی ہیں جو اس بات کا پکّا اور مصمّم ارادہ کر چکی ہیں کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں گاڑ کر دم لینا ہے اور اپنی ترجیحات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب فرمودہ ہفتہ 8 ستمبر 2012ء برموقع جلسہ سالانہ یو.کے بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَھَا ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ۬ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔھُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَھُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ۔

(البقرۃ: 258-257)

ان آیات کا ترجمہ پہلے بھی آپ نے تلاوت میں سنا۔ اب دوبارہ پیش کرتا ہوں کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کیں، ان کا ترجمہ بھی آپ نے سنا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس اجلاس کے آغاز میں بھی یہ دو آیات تلاوت کی گئی تھیں۔ اس کے ترجمہ سے آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ ان آیات میں اسلام کی خوبصورت تعلیم، ایمان کی مضبوطی اور اس پر مضبوطی سے قائم ہونے کے طریقۂ کار، اللہ تعالیٰ کے مومنوں پر فضل اور انعامات، اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے، اللہ تعالیٰ کی باتوں کا انکار کرنے والوں پر شیطانی تسلط اور اُن کے انجام کا ذکر ہے۔ یہ چند موٹی باتیں ہیں جو مَیں نے خلاصۃً بیان کیں۔ لیکن ان آیات کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے ان کی تفصیل میں جانا بھی ہر ایک کیلئے کچھ حد تک ضروری ہے۔ بعض لوگ اسلام پر سوال اور اعتراضات کرتے ہیں۔ غیر مسلموں کی طرف سے سوال اُٹھتے رہتے ہیں۔ ایک تو اُن کا جواب ان آیات میں دیا گیا ہے۔ دوسرے اُن کے مقابلے کیلئے یہ بنیادی جواب نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں بلکہ ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے اور ہم دیتے بھی ہیں۔ آج کل تو لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کے حوالے سے کافی نوجوان بھی بحث میں شامل ہوتے ہیں اور غیروں کو جواب دیتے ہیں۔ لیکن بعض احمدی خاص طور پر نوجوان بچیاں بچے آیت کے اس حصّے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ، کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے، کا لاعلمی کی وجہ سے یہ مطلب بھی لے لیتے ہیں کہ ایک مسلمان کے بارے میں بھی یہ حکم ہے۔ جو کہ غلط مطلب ہے اور وہ غیروں کے سوال جواب کے دوران بھی یہ باتیں کر جاتے ہیں اور پھر مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جن نوجوانوں کا، جن لوگوں کا آزادی کی طرف زیادہ رجحان ہے وہ یہ سوال بھی اُٹھا دیتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے تو پھر ہمیں نظامِ جماعت پابندیوں میں کیوں جکڑتا ہے؟ مثلاً احمدیوں کے غیروں سے رشتہ کے معاملات ہیں، پردے کا معاملہ ہے یا دوسرے بعض احکامات ہیں۔ پس مختلف صورتوں میں اسکے بارے میں سوال ذہنوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کو جاننے کیلئے جیسا کہ مَیں نے کہا کچھ تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔ اسلئے ان آیات کے بعض الفاظ کے معنی جاننے کی بھی ضرورت ہے، اُن کی مدد سے ان آیات کو سمجھنا ضروری ہے۔ پس اس لحاظ سے میں آج سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

پہلی بات تو یہاں یہ واضح ہو کہ جیسا کہ مَیں نے بار بار ترجمہ سنایا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کا مطلب ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے۔ کوئی بھی دین اختیار کرنا یا نہ کرنا، کسی مذہب کو ماننا یا نہ ماننا ہر انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اسلام کسی پر زبردستی نہیں کرتا۔ کوئی عیسائی ہونا چاہتا ہے، یہودی ہونا چاہتا ہے، ہندو ہونا چاہتا ہے یا بدھسٹ ہونا چاہتا ہے یا لامذہب رہنا چاہتا ہے، خدا پر یقین نہیں کرتا تو کسی پر بھی

زبردستی نہیں کی جاسکتی کہ ضرور تم نے مذہب کو قبول کرنا ہے اور اسلام کو قبول کرنا ہے۔ ہر انسان کا مذہب اُسکا ذاتی فعل ہے۔ مسلمانوں کو صرف یہ حکم ہے کہ تم اس مذہب کی، جو آخری شرعی مذہب ہے، تبلیغ کرو۔ اُسکی خوبیوں کو بیان کرو۔ یہ کامل اور مکمل مذہب ہے۔ ہر مذہب والے کو براہین ودلائل سے ثابت کرو کہ اسلام ہی آخری مذہب ہے۔ کامل اور مکمل مذہب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری شرعی نبی ہیں۔ قرآنِ کریم سے بڑھ کر نہ کوئی پہلے کامل شریعت اتری، نہ اتر سکتی ہے اور یہی آخری شریعت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے جو تا قیامت قائم رہنے والی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ ہی کوئی کامل انسان پہلے پیدا ہوا، نہ کوئی نبی کامل نبی تھا اور نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ پس یہ پیغام تو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ایک مسلمان کا، ہر احمدی کا، ہر مرد کا، عورت کا فرض ہے لیکن کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۔ یقیناً ہدایت اور گمراہی کا فرق کھل کر ظاہر ہوگیا۔ رُشد کا مطلب ہے صحیح راستہ، صحیح عمل، صحیح رہنمائی، اعلیٰ اخلاق، ذہنی نشوونما اور معیار کی بلوغت اور انتہا۔ اور اَلۡغَیُّ کا مطلب ہے گمراہی، تباہی، ناکامی۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں مزید وضاحت کر دی، کھول دیا کہ ہر نیک فطرت انسان جس چیز کو چاہتا ہے، وہ صحیح راستہ ہے جو نیکیاں کرنے کی توفیق دے، نیک عمل بجالانے کی توفیق دے جو خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہیں۔ اعلیٰ اخلاق اپنانے اور اُن کا ادراک اُس کو حاصل ہو، اُن کا اظہار کرنے والا ہو تا کہ معاشرے میں بھی اُس کو بہتر سمجھا جائے تا کہ پھر جو خدا کو ماننے والے ہیں، وہ خدا کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے بندوں میں بھی اچھا تأثر پیدا کرسکیں۔ اپنے تعلقات مضبوط کریں۔ اعلیٰ اخلاق دکھا کر اپنے بارے میں، اپنے ماحول میں، اپنے معاشرے میں نیک اثر قائم کریں۔ ذہنی استعدادوں کو عروج پر لے کر جائیں اور اُن کا ایسا استعمال کریں جو جہاں انسان کے اپنے فائدہ کیلئے ہو، اپنے لئے فائدہ مند ہو وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کیلئے بھی فائدہ مند ہو۔ گمراہی، ناکامی اور تباہی سے بچے۔ پس یہ سب چیزیں اسلام اور قرآن کی تعلیم میں ہی میسر ہیں۔

جب ایک مسلمان دنیا کو یہ بتائے کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے اور یہ اس تعلیم کے فوائد ہیں تو دنیا کی توجہ خود بخود اس دین اور مذہب کی طرف پیدا ہوگی۔ پس جب یہ تعلیم واضح ہوجائے، اس تعلیم کے فوائد سامنے آجائیں، اُسکی خوبیاں روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائیں اور چمک رہی ہوں تو پھر ضرورت کیا رہ جاتی ہے کہ اسکے پھیلانے کیلئے جبر کیا جائے، زبردستی کی جائے جو کہ بعض غیر مسلم مسلمانوں پر الزام بھی لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کیلئے کھلا راستہ چھوڑا ہے۔ دونوں راستوں کی نشاندہی کر دی ہے کہ یہ ہدایت کا راستہ ہے، یہ گمراہی کا راستہ ہے اور جو راستہ تم چاہو اختیار کرو۔ ہدایت کا راستہ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو گے۔ گمراہی کا راستہ اختیار کرو گے تو سزا کے مورد ٹھہرو گے۔ پھر اس کے ساتھ ہی ہدایت کا راستہ اور گمراہی کا راستہ بتا کر مسلمانوں کے ذمہ بھی یہ کام لگا دیا کہ تمہارا کام ان راستوں کی نشاندہی کرنا ہے، دنیا کو بتانا ہے کہ یہ یہ راستے ہیں۔ لیکن کبھی اگر تمہارے ہاتھ میں طاقت بھی آجائے تو تب بھی تم نے جبر نہیں کرنا۔ جبر کی کسی صورت میں تمہیں اجازت نہیں دی جاتی۔

پس یہاں مسلمانوں پر بھی ایک ذمہ داری لگا دی گئی ہے کہ جب تم ہدایت اور گمراہی کی قرآنی تعلیم کی روشنی میں نشاندہی کر رہے ہو تو خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو گے، اپنے اخلاق کے معیار اونچے کرو گے، اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو دین کی بہتری اور اُسکے پھیلانے کیلئے خرچ کرو گے، تبھی تبلیغ کے کام کو صحیح رنگ میں انجام دے سکتے ہو۔ پس جب ایک مسلمان کے، ایک احمدی کے قول وعمل دیکھ کر نیکیوں کو اپنانے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے جب کوئی یہ پیغام قبول کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جزا پانے والا ہوگا۔ اور جو کوئی شیطانی طاقتوں اور لالچوں کی وجہ سے انکار کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سزا پانے والا ٹھہرے گا۔ پھر فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے شیطانی طاقتوں اور لالچوں کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کو مضبوط کرے تو گویا اُس نے ایک ایسے کڑے یا ایسی مضبوط چیز پر ہاتھ ڈالا ہے جو قابلِ اعتماد بھی ہے اور نہ ٹوٹنے والی بھی۔ پس جو نیک نیتی سے یہ کام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث ہوگا۔

پس یہ تعلیم جو مسلمان کو دی گئی ہے، ایک مومن کو دی گئی ہے یہی تعلیم ہے جس پر عمل کر کے ایک احمدی حقیقی مومن کہلا سکتا ہے۔ جب دوسرے کو مضبوط کڑے کو پکڑنے کی تلقین کی جارہی ہے، جب دنیا کو بتایا جارہا ہے کہ اب حق صرف اور صرف اسلام کی تعلیم میں ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خود اپنے اوپر بھی اس تعلیم کے عملی اظہار کی ضرورت ہے۔ خود کس قدر ایک احمدی مسلمان عورت اور مرد پر ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط کرتے ہوئے اسلام کی اس کامل تعلیم، رہنما تعلیم، دنیا و عاقبت سنوارنے والی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اس مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈالے اور اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھے۔

یہاں عُرۡوَۃ کے مختلف معنی بھی بتانا چاہوں گا۔ عُرۡوَۃ کے معنی ہیں دستہ یا ہینڈل (Handle)۔ اس چیز کے بھی ہوتے ہیں جس سے کسی چیز کو پکڑا جاتا ہے۔ عُرۡوَۃ اُس چیز کو بھی کہتے ہیں جس پر اعتبار کیا جائے۔ عُرۡوَۃ اُس چیز کو بھی کہتے ہیں جس کی طرف مشکل وقت میں جایا جائے، مدد کیلئے رجوع کیا جائے۔ عُرۡوَۃ ہمیشہ رہنے والی اور کبھی ضائع نہ ہونے والی چیز کو بھی کہتے ہیں۔ عُرۡوَۃ بہترین مال بھی ہوتا ہے۔

پس عُرۡوَۃ کو دستوں کے معنوں میں لیں گے تو مطلب ہوگا کہ دین کی تعلیم کے برتن کو مضبوطی سے پکڑ لیا تا کہ دین کے مائدہ سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ اس میں وہ روحانی غذا ہے، دینی تعلیم ہے جس سے آپ فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ حسبِ ضرورت اپنی بھوک اور پیاس مٹا سکتی ہیں۔

عُرۡوَۃ کو جب اعتبار اور سہارے کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو مطلب ہے کہ دین ہی ہے جس کے سہارے انسان اپنے نیک انجام تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ رسّہ ہے جس کے سہارے اوپر چڑھ کر انسان ترقی کی منازل طے کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرسکتا ہے۔ اسی طرح جماعت کی ترقی کا بھی حصہ بن سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (آل عمران: 104) تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ مت ڈالو۔

پس اب کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کامل دین اسلام ہی ہے اس لئے اس دین کی تعلیم کا سہارا تلاش کرو۔ اگر ادھر اُدھر کے سہارے تلاش کئے تو گر جاؤ گے، گڑھوں میں گر جاؤ گے۔ آپس کی اکائی بھی دینی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی قائم رہے گی۔ جماعت کی مضبوطی بھی دینی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی قائم رہے گی۔ تمہارا اپنا بھی حقیقی مسلمان اور مومن کہلانا اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک یہ دین کا کڑا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل ہی ایک انسان کیلئے چین وسکون کا باعث بن سکتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحۃ: 6) کی دعا ہمیشہ کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگتے ہوئے دین پر قائم رہنے کی کوشش کرے، اپنے ایمان کو مضبوط کرے، حقیقی مومن بنے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک جگہ سورۃ نور میں کہ اِنَّمَا کَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (النور: 52) یعنی مومنوں کا قول جب اُنہیں اللہ اور اُسکے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے، محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پانے والے ہیں۔ پس جب تک ہر احمدی مرد عورت کی طرف سے یہاں پوری طرح سننے اور اطاعت کرنے کا مظاہرہ نہیں ہوگا، اُس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتے۔ پھر فرمایا: وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَخۡشَ اللّٰہَ وَیَتَّقۡہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ (النور: 53) اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اُس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پس پھر یہاں اللہ اور رسول کی اطاعت، دین کی تعلیم پر عمل، اللہ تعالیٰ کا خوف ہے جو کامیابیاں عطا کرتا ہے اس کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ پھر فرمایا: وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ لَئِنۡ اَمَرۡتَہُمۡ لَیَخۡرُجُنَّ ؕ قُلۡ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ طَاعَۃٌ مَّعۡرُوۡفَۃٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ (النور: 54) اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو اُنہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ، دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس یہاں اب یہ آیات پڑھنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ اُن لوگوں کے لئے مزید کھول کر واضح کر دوں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ پھر یہ پابندیاں کیوں ہیں؟ یہ قواعد وضوابط کیوں بنائے ہوئے ہیں؟ یہ اس سختی سے ہم پر پابندیاں کیوں کروائی جاتی ہیں؟ بعض دفعہ تعزیر اور سزائیں کیوں دی جاتی ہیں؟

ان آیات میں سے جیسا کہ مَیں نے کہا سورۃ نور کی آیات ہیں جو مَیں نے پڑھی ہیں ان سے واضح ہوگیا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت ضروری ہے۔ جماعت کے قواعد کی پابندی ضروری ہے جو شریعت کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایسا قاعدہ قانون نہیں ہے جس پر کوئی یہ انگلی اُٹھا سکے کہ یہ شریعت سے ہٹ کر ہے۔ اور خاص طور پر یہ جو آیات ہیں، یہ آیتِ استخلاف جو ہے اُس سے پہلے کی آیات تھیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر خلافت سے وابستہ رہنا ہے، جماعت سے وابستہ رہنا ہے تو اس کیلئے پھر اطاعت بھی لازمی ہے اور ضروری ہے۔

یہ سوال نہیں کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کا اسلام میں حکم ہے اور ہم سے زبردستی بعض کام کروائے جاتے ہیں۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ جماعت سے منسوب رہنا ہے تو ان باتوں کی پابندی کرو۔ یہ پابندی ضروری ہے۔ اس لئے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ایمان لے آئے ہیں اُن کو کہا جائے کہ اب جو مرضی ہے تمہاری کرو اور تم پر کسی قسم کی قدغن نہیں، کوئی پابندی نہیں، آزاد ہو۔ یہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ تو اُن کیلئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور دین چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

قرآنِ کریم کی اور بھی بہت ساری آیات ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں کہ دین میں شامل کرنے یا نکلنے سے روکنے میں کوئی زبردستی نہیں۔ لیکن کیونکہ ایسے لوگ حق کا انکار کرنے والے ہیں اس لئے حق کے منکر کی سزا جو خدا تعالیٰ نے دینی ہے وہی دے گا۔ کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ دین میں شامل ہونے یا نکلنے والے کو تم سزا دو۔ انسانوں کو حکم نہیں ہے کہ زبردستی کرواؤ۔ لیکن جو دینِ اسلام میں رہنا بھی چاہتا ہے اور نظامِ جماعت سے وابستہ بھی رہنا چاہتا ہے، یہ بھی کہتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر جماعت میں شامل ہوگیا ہوں، خلافت سے بھی وابستہ ہوں اور پھر یہ کہتا ہے یا کہتی ہے کہ اپنی مرضی ہے، ہم جو چاہیں کریں، اُن کیلئے اجازت نہیں ہے۔ اسلام میں رہنے والوں کیلئے تو ایک ہی راستہ ہے کہ اسکی تعلیم پر عمل کرو، ورنہ تم مومن نہیں کہلا سکتے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے: فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (ھود: 113) کہ پس جیسے تجھ کو حکم دیا جاتا ہے اُس پر مضبوطی سے قائم ہوجا اور وہ بھی قائم ہوجائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی اور حد سے نہ بڑھو۔

اب تو ہر سال ہی بیعت ہوتی ہے اور دنیا میں ہر جگہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سنی بھی جاتی ہے، بلکہ اس سال تو دو تین جلسوں پر ایم ٹی اے کے ذریعے سے Live بیعتیں ہوئی ہیں اور ہر ایک نے بیعت کی ہے۔ اور بیعت کرتے وقت ہم اُس میں یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم معروف فیصلہ پر عمل کریں گے اور توبہ بھی کرتے ہیں۔ پس ایک طرف تو یہ اعلان ہے جو بار بار ہر احمدی کرتا ہے۔ مرد ہو، عورت ہو، جوان ہو، بچہ ہو۔ پھر یہ اعتراض بھی ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے تو پھر زبردستی کیوں ہے؟ بعض پابندیاں کیوں کروائی جاتی ہیں؟ یہ توبہ کا جو معیار ایک مسلمان کیلئے رکھا گیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے اسوہ پر چلنے کا مومن کو اور ہر مومنہ کو، ہر نوجوان کو، بوڑھے کو، مرد کو، عورت کو حکم دیا گیا ہے جو کلمہ پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا

ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن کہ آپ کا عمل تو قرآن تھا، قرآن کا ہر حکم آپ کیلئے اس طرح تھا جس طرح ایک انسان کی زندگی کیلئے خوراک ضروری ہے۔ آپؐ کے اخلاق کامل تھے اور قرآن کے ہر حکم کی تعلیم کرنے والے تھے۔

پس اسلام لانے کے بعد، احمدیت اور حقیقی اسلام قبول کرنے کے بعد یہ بہانہ نہیں کہ دین میں جبر نہیں ہے اس لئے ہم اپنی مرضی سے جو چاہیں کریں۔ یہ بڑی غلط سوچ ہے۔ ایک عام دنیاوی تنظیم جو ہے، یا حکومتیں جو ہیں، اپنے قواعد اور قانون کی پابندی کرواتی ہیں اور اس پر سختی کرواتی ہیں اور اعلان کرتی ہیں کہ اگر پابندی نہیں کرو گے، اگر تنظیمیں ہیں یا کلب ہیں تو وہ اپنے ممبر شپ سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ ملک ہیں تو وہ قانون کے تحت سزا دیتے ہیں یا انسان جو ملک کے قانون کی پابندی نہیں کرتا وہاں سے نکل جاتا ہے۔ اسلام جو مکمل ضابطہ حیات ہے، جو زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے، اُس کو کور (cover) کیا ہوا ہے، اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اپنے قوانین کی پابندی کروائے۔ اور قوانین کیا ہیں؟ وہی احکامات جو قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر کے بیان فرمائے ہیں۔ یا وہ احکامات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول سے ہمیں بتائے، یا اپنی سنت سے بتائے۔

یہ تو اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں ان پابندیوں میں رہنا نہیں چاہتا تو پھر اسلام کہتا ہے کہ تمہیں آزادی ہے، دینِ اسلام کی حدود سے باہر چلے جاؤ، یا اگر اسلام کے دائرہ میں رہنا ہے تو پھر بہر حال ڈسپلن کی پابندی کرنی پڑے گی جو قائم کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ اعلان فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اعلان کروایا کہ یہ اعلان کر دیں کہ میری عبادتیں، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت سب خدا تعالیٰ کیلئے ہے۔ یعنی میرا ہر عمل قرآن ہے۔ حضرت عائشہؓ کے قول کی قرآنِ کریم خود تصدیق کر رہا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے اسوہ پر چلنے کا ہمیں حکم ہے، اُن کی تو زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو گیا تھا۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم میں وہ تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہمیں بنائیں۔ یا ہمارا نفس ہمیں اس طرف لے جا رہا ہے کہ زمانے کے ساتھ چلو۔ اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں کہہ دیا ہے کہ تم پر کوئی سختی نہیں۔ بندے اور خدا کا معاملہ ہے اس لئے دوسروں کو دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض لوگ نمازوں کیلئے بھی کہو تو کہہ دیتے ہیں ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے تم کون ہوتے ہو؟ خدا کا معاملہ ہے، قرآنِ کریم میں اس کی پابندی کروائی گئی ہے اور اس نظام کو بھی پابند کیا گیا ہے۔ خلافت کے ساتھ منسلک رہنا ہے تو عبادتوں کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔

پھر شیطان دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ خلیفہ وقت اور نظامِ جماعت تم پر غلط اور ناجائز سختیاں کر رہا ہے۔ اگر ہم میں سے کسی کی سوچ یہ ہے کہ نظامِ جماعت یا خلیفہ وقت ہم پر ناجائز سختیاں کر رہا ہے تو وہ غلط ہے۔ اُس کو اپنی فکر کرنی چاہئے، اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد جو میں نے پہلے پڑھا تھا کہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا یہ حکم تو اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کیلئے ہے۔ یہ آپؐ کیلئے نہیں۔ آپؐ تو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سند جاری فرما دی تھی کہ آپ اعلان کر دیں کہ میرا اپنا تو اب کچھ بھی نہیں رہا۔ جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کا ہے۔ اس لئے وَلَا تَطْغَوْا، کہ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اشارہ اور یہ ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نہیں تھا بلکہ ہمارے لئے تھا کہ تمہاری کچھ حدود ہیں اور وہ حدود ہیں جو قرآنِ کریم نے مقرر کر دی ہیں۔ تمہاری حدود وہ ہیں جن کا اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرما دیا ہے۔ ان حدود سے آگے بڑھے تو تم خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والے ہو گے۔

پس فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ لاعلمی میں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والی بن جائے۔ لاعلمی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی غلط تشریح کر کے کہیں کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود توڑنے والا نہ بن جائے۔ پس ہر عورت کو، نوجوان کو، بوڑھی کو، مرد کو یہ خیال ہمیشہ رکھنا ہوگا کہ ہم نے اپنی حدود کو جاننا اور پہچاننا ہے اور اُن کا خیال بھی رکھنا ہے، یعنی اُن پر عمل بھی کرنا ہے۔ انسان کمزور ہے، غلطی سے یا بشری کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بعض دفعہ تعمیل نہیں بھی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم اور کریم ہے، استغفار پر معاف بھی فرماتا ہے، درگزر بھی فرماتا ہے لیکن ایک غلط حرکت کرنا اور پھر اُس پر ضد کرنا اور بحث کرنا اور سمجھانے والوں کو برا بھلا کہنا، یہ بات انسان کو اللہ تعالیٰ کی حدود توڑنے والا بناتی ہے اور پھر گناہوں میں بھی بڑھاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے پیغام کو ہم سب کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہ ہی زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے، نہ ہی تم نے اس زمانے میں زمانے کے امام کی بیعت اس لئے کی ہے کہ تمہیں کوئی خوف تھا بلکہ اپنی مرضی سے یہ سب کچھ تم نے کیا ہے۔ جب اپنی مرضی سے سب کچھ کیا ہے تو اس نظام کی پھر پابندی کرنی بھی ضروری ہو گی۔ نہ ہی کبھی یہ ہوا کہ اسلام میں رہنے کے لئے کسی پر زبردستی کی گئی ہو، گو غیر احمدیوں کے یہی نظریات ہیں کہ زبردستی اگر اسلام میں کوئی آ گیا اور جب نکلتا ہے تو مرتد بن گیا اور اُس کو قتل کر دو۔ لیکن کہیں بھی قرآنی تعلیم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو مزید کھول کر یہ واضح فرما دیا کہ اسلام میں زبردستی نہیں ہے لیکن جب تم ایک دفعہ داخل ہو گئے ہو اور رہنا چاہتے ہو تو پھر بہر حال پابندی کرنی پڑے گی۔ جب تم نے اس دین کو قبول کر لیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا دین ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرو گے تو شیطان سے نجات پاؤ گے۔ اور یہ شیطان سے نجات کا راستہ اُس وقت تک نظر آتا رہے گا جب تک تم نظامِ خلافت کے کڑے پر ہاتھ ڈالے رکھو گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پکڑے رکھو گے۔

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو بھی سنتا ہے اور دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی کے ساتھ اس مقصد کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر احمدی کو، عورت مرد کو یہ حکم ہے کہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے تو اس پر قائم بھی رکھے اور شیطانی خیالات کو اللہ تعالیٰ مجھ پر حاوی نہ ہونے دے۔ اگر یہ سب کچھ ہو گا تو دنیا کی جو لذات ہیں، دنیا کے فیشن ہیں یا یہ احساسِ کمتری کہ اگر ہم دنیا کے مطابق نہ چلے تو ہمیں دنیا کیا کہے گی، یہ سب چیزیں بے حیثیت ہو جائیں گی۔ دین اور جماعت مقدّم ہو جائے گی۔ ایک احمدی لڑکی اپنی حیا کی حفاظت کرنے والی ہو جائے گی۔ اُس کو یہ خیال نہیں آئیں گے کہ کیا حرج ہے اگر میری تصویر رسالوں میں چھپ جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو پردہ کا حکم ہے اُسے اس بات سے روکے رکھے گا کہ یہ حرکت نہیں کرنی۔ یہ خیال پیدا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور یہ حکم بھی پردہ کا اور اپنی حیا کا قرآنِ کریم کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ اس لئے میں نے بہرحال اپنی حیا اور اپنے پردہ کی حفاظت کرنی ہے۔ تمام اُن باتوں پر عمل کرنا ہے یا کرنے کی کوشش کرنی ہے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اُن راستوں پر چلنے کی دعا مانگنی ہے جو اُس کی پسند کے راستے ہوں۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے ملنے والے ہر حکم کی تعمیل کر کے اپنے عہد کو پورا کرنا ہے کہ جو بھی معروف فیصلہ وہ کریں گے اُسکی پابندی ضروری سمجھوں گا اور یہ پابندی قرآنِ کریم میں ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ ہر عورت زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گی، ہر مرد زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گا تو پھر یہ کڑا جس پر اُس نے ہاتھ ڈالا ہے اُسے شیطانی اور دنیاوی خیالات سے بچانے کی ضمانت بن جائے گا۔ اسکی وضاحت بھی جو پہلے میں نے آیت تلاوت کی اُن میں سے اگلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے فرما دی ہے کہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (البقرۃ: 258) کہ اللہ تعالیٰ اُن کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ پس اس بات کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ جس کا دوست ہو جائے، شیطان وہاں آ سکے۔

کل ہی مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ شیطان وہیں آتا ہے جہاں رحمان سے تعلق کٹتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ یہ اعلان فرماتا ہے کہ جن کا وہ ولی ہو جائے، اُنہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اُس روشنی کا حقیقی پتہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اب کیا کوئی پسند کرے گا کہ اندھیروں سے روشنی کی طرف نہ آئے؟ یہ دنیاوی روشنی نہیں ہے، یہ دنیا کی چمک دمک نہیں ہے بلکہ ایک مومن کا مطمح نظر اللہ تعالیٰ کی رضا بن جاتا ہے اور یہ وہ روشنی ہے جو اس رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ پھر یہ دنیاوی آسائشیں، چمک دمک اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والوں کے گھر کی لونڈی بن جاتی ہیں۔

پس ایک مومن کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ تمہارا ایمان لانا، ہدایت کو پانا، اُس پر قائم رہنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا تمہیں اللہ تعالیٰ کا دوست بنا دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا دوست بننے کیلئے، اپنے ایمان میں ترقی کرنے کیلئے اس کڑے کو پکڑے رکھو ورنہ شیطان گھات لگائے بیٹھا ہے، وہ کسی وقت بھی تمہیں اُچک لے گا۔ اپنا دوست بنانے کیلئے بڑے بڑے سبز باغ دکھائے گا۔ شیطان بھی دوست بنانے کیلئے باغ دکھاتا ہے اور شیطان ورغلاتا بھی لالچ دے کر ہی ہے اور جو بھی اُس کے بھرّے میں آ گیا، اُس کی لالچ میں آ گیا، سمجھ لے کہ وہ اندھیروں میں ڈوب گیا۔ بظاہر دنیا کی روشنی دکھا کر شیطان ورغلائے گا لیکن حقیقت میں یہ اندھیروں کی طرف لے جانے والی ہوگی۔

یہاں مَیں یہ بھی واضح کر دوں کہ مومن کی، ایک ایمان لانے والی کی اللہ تعالیٰ نے خود ہی بعض خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ مختصر ایک دو میں یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے زیادہ ایک مومن میں ہوتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے تو پھر شیطان کے حملے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر اُن کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جو بات اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے کی جائے، ایک خوف پیدا ہوتا ہے اور پھر اُس کو کرنے کی طرف یا رُکنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پھر ایک مومن کی نشانی یہ بھی ہے کہ نماز کو اُن کی شرائط کے ساتھ ادا کرے۔ یہ بھی بڑی ضروری چیز ہے، فرائض میں شامل ہے۔

پھر مومن اپنے رزق میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ بھی آج اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر فضل ہے کہ حقیقی ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔

پس احمدی کی یہ خصوصیات جو ہیں، جن جن میں ہیں، یا جن میں کمزوریاں ہیں اُن کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، دیکھیں کس حد تک ہیں اور کس حد تک ان کمیوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی ایک نشانی یہ بھی ہے جو پہلے بھی میں نے بیان کی کہ اللہ اور اُس کے رسول کی آواز پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔

پس ہر احمدی کی سوچ کا دائرہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہونا چاہئے۔ اگر ہر لڑکی، ہر عورت اس سوچ کی حامل ہو جائے گی تو ہماری آئندہ نسلوں کیلئے دین پر قائم رہنے کی ضمانت بھی مل جاتی ہے۔ پس اپنے مقاصد کو اونچا رکھیں۔ دنیاوی ترجیحات کی جگہ خدا کی رضا ہر عورت کی اولین ترجیح ہونی چاہئے، ہر مرد کی ہونی چاہئے۔

یہ نظم بھی جو آپ نے سنی ہے اس میں بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے درد سے اپنے دل کا نقشہ کھینچا ہے اور اس میں اپنی ذات کیلئے ہی نہیں مانگا بلکہ اُس جماعت کیلئے بھی مانگا ہے جسکی رہنمائی آپ کے سپرد تھی۔ پس آج بھی اور ہمیشہ ہی خلیفہ وقت کی اپنے لئے بھی اور جماعت کیلئے بھی یہی دعا ہو گی۔ آج کفر و بدعت پہلے سے زیادہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ الیکٹرانک رابطوں کے ذریعہ سے تمام دنیا ایک ہو چکی ہے۔ ان رابطوں کے ذریعے جن میں موبائل شامل ہیں، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں اور اب تو موبائل فونوں میں بھی انٹرنیٹ مہیا ہونے لگ گئے ہیں، اور اکثر بچوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ لڑکیوں نے بھی اور لڑکوں نے بھی، جن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کا جائز استعمال کیا ہے اور ناجائز استعمال کیا ہے؟ شوق میں کرتے رہتے ہیں اور پھر بعض دفعہ ناجائز استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے اور اسی طرح مختلف اور بیہودہ چیزیں بھی ہیں۔ ان چیزوں نے نیکیوں سے زیادہ برائیاں پھیلانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔

پس والدین کو اپنے بچوں کے بارے میں یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جب اُن کے ہاتھوں میں موبائل پکڑا

دیتے ہیں اور نئی قسم کے موبائل پکڑا دیتے ہیں جس میں ہر قسم کی اپلیکیشن (Application) وغیرہ مہیا ہیں تو پھر اُن پر نظر بھی رکھنی چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ شکایات آتی ہیں یہ سوچتے ہی نہیں اور پھر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ہماری لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس ان برائیوں کے خلاف ہمیں بھی آج جہاد کی ضرورت ہے جو انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ اور دوسرے ذریعے سے دنیا میں پھیلائی جارہی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفر و بدعت کو غرق کرنے کیلئے طوفانِ نوح جیسا طوفان مانگا تھا۔ اگر ہمارا دعویٰ ہے اور یقینا ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے تو پھر ہمیں بھی ایسی دعائیں کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کو کھینچ کر لائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ ہم دنیا کو فتح کر سکیں۔ اور جب دعائیں مانگیں گے تو ہمیں اپنے عمل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے ہوں گے۔ اپنے دلوں کو ہر قسم کی بدیوں سے دھونا ہوگا تا کہ ہمارے سینے نور سے بھر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا ولی ہو جائے اور ہم کامیابیوں کی منزلیں طے کرنے والے ہوں۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایک سچی تڑپ کے ساتھ، اُس تڑپ کے ساتھ جس تڑپ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر کہے۔ اپنی روح کی مرض کا، بیماری کا علاج بھی خدا تعالیٰ سے مانگے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر یہ علاج بھی نہیں ہوسکتا۔ قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اُس سے مدد بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی عمل، عملِ صالح نہیں ہوسکتا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد کامل اطاعت کے ساتھ اس پر قائم رہنے کی دعا بھی مانگے کہ اسکے بغیر دین پر قائم رہنا ممکن نہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا سے ملانا، اسلام کی حقّانیت دنیا پر ثابت کرنا اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا تھا۔ اور یہی ہمارا مقصد ہے اور اس مقصد کو، جیسا کہ میں نے کہا، ہم اُس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے، جب تک ہم اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم نہیں سمجھیں گے۔ اپنے دلوں کو اُس نور سے منور نہیں کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جسکی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔

پس ہر احمدی بچی اور عورت کو اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ عورت پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ صرف اپنے دل کو ہی اس روشنی سے روشن نہیں کرنا بلکہ اپنی اولاد کے دلوں کو بھی روشن کرنا ہے تا کہ جلد تر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں۔ پس ہر احمدی عورت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کیلئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک یہ عہد نہ کریں کہ آج سے ہماری ترجیحات دین ہوگا، نہ کہ دنیا۔

نوجوان بچیاں یاد رکھیں اُنکی بقا دین میں ہے۔ دنیا میں نہیں۔ پس یہ کبھی خیال بھی نہ لائیں کہ فلاں حکم چودہ سو سال پرانا ہے اور آج اس پر عمل نہیں ہوسکتا۔ یا دین میں جبر نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اختیار ہے کہ جو چاہو کرو۔ جس حکم کو چاہیں ہم قبول کریں، جس کو چاہیں انکار کر دیں۔ اسلام کا ہر حکم آج بھی اُتنا ہی اہم ہے جتنا چودہ سو سال پہلے تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی نوجوان بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مَردوں سے بڑھ کر نتائج پیدا کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں علم و معرفت میں مزید بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ کرے اس تعداد میں ہمیشہ اضافہ ہوتا چلا جائے اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والوں کو بھی یہ بے فکری ہو جائے کہ ہماری یہ نسل بھی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اُن ہاتھوں میں پروان چڑھ رہی ہیں جو اس بات کا پکّا اور مصمّم ارادہ کر چکی ہیں کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں گاڑ کر دم لینا ہے اور اپنی ترجیحات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30/نومبر 2012)

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : اس نے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اس کے دل پر ہوا اور کیسی اس پر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دل کی حیرت غالب آ گئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رعب نے اس کے دل کو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہاں تک کہ وہ سخت بے تاب ہوا اور شہر بہ شہر اور ہر ایک جگہ ہراساں اور ترساں پھرتا رہا...... الہام الٰہی کا رعب اور اثر اس کے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ اس کی راتیں ہولناک اور دن بے قراری سے بھر گئے...... اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا اور خدا تعالیٰ نے ایک حیرت ناک خوف اور اندیشہ اس کے دل میں ڈال دیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اس کے دل کو صدمہ پہنچاتا رہا اور ایک کتے کے سامنے آنے سے بھی اس کو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اس کو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانے میں اس کے دن گزرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بے قراری نے اس کے دل کو گھیر لیا۔ اور ڈرانے والے خیال رات دن اس پر غالب رہے اور اس کے دل کے تصوروں نے عظمت اسلامی کو ردّ نہ کیا بلکہ قبول کیا...... اس نے پیشگوئی کے رعب ناک مضمون کو پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جس قدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسی قدر وہ اس پیشگوئی سے ڈرا اور اس کا دل ظاہری حفاظتوں سے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رعب نے اس کو دیوانہ سا بنا دیا سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اس کو ایسی حالت میں ہلاک کرے کیونکہ یہ اس کے قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہے۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 4)

رجوع کی تشریح – اس کا مطلب اسلام لانا نہیں

پیشگوئی میں یہ الفاظ ہیں ''بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے'' اس پر اعتراض کیا گیا کہ آتھم اسلام نہیں لایا لہٰذا اُس کا رجوع ثابت نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : لفظ رجوع کھلے کھلے اسلام لانے کا ہم وزن اور ہم پایہ نہیں بلکہ ادنیٰ استعداد کا آدمی بھی جانتا ہے کہ کبھی یہ لفظ کھلے کھلے اسلام پر بولا جا سکتا ہے اور کبھی جب انسان پوشیدہ طور پر کسی قدر اپنی اصلاح کرے تب بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے رجوع بحق کیا اور پیشگوئیوں میں یہی قاعدہ قدیم سے ہے کہ اگر کوئی لفظ دو معنوں کا متحمل ہو تو پیشگوئی کے انجام کے بعد جو معنے واقعات موجودہ سے ظاہر ہوں وہی لئے جائینگے۔ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 286)

الہامی پیشگوئی کی عظمت سے ڈرنا بموجب تصریح قرآن کریم اور بائبل کے رجوع میں داخل ہے اور رجوع عذاب میں تاخیر ڈالتا ہے اس پر قرآن اور بائبل دونوں کا اتفاق ہے۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 109، حاشیہ)

پیشگوئی میں آتھم کے اسلام لانے کی شرط نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا : وہ شرط جو پیشگوئی میں درج ہے اس شرط کے یہ لفظ نہیں ہیں کہ اگر آتھم کھلے کھلے طور پر اسلام لے آوے گا تو وہ موت سے بچے گا ورنہ نہیں۔ بلکہ پیش گوئی میں صرف رجوع کی شرط ہے اور رجوع کا لفظ پوشیدہ طور پر حق کے قبول کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے پس اس صورت میں کھلے کھلے اسلام کا مطالبہ سراسر حماقت ہے۔ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 257)

آتھم نے پندرہ ماہ کے عرصہ میں اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی تائید میں کچھ بھی نہیں کہا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ''کیا کسی نے سنا کہ اس مدت میں وہ کسی قسم کی بے باکی اور گستاخی اور بدزبانی اسلام کی نسبت ظاہر کرتا رہا۔ یا تکبر اور شرّ کی حرکات اس سے صادر ہوئیں یا اس نے بے ادبی اور توہین کی کتابیں تالیف کیں اور تحقیر اور توہین کیساتھ زبان کھولی ہرگز نہیں۔ اس عرصہ میں اسلامی توہین کے بارہ میں ایک سطر تک اس نے شائع نہیں کی بلکہ برعکس اسکے اپنی جان کے خوف میں سخت مبتلا ہو گیا اور اسلامی عظمت کو ایسا قبول کیا کہ دوسرے عیسائیوں کی نسبت ہمارے پاس کوئی ایسی نظیر نہیں۔ اس نے خوف دکھایا اور ڈرا، اسلئے خدا تعالیٰ نے اپنی سنت اللہ کے موافق اس سے وہ معاملہ کیا جو کہ ڈرنیوالے دل سے ہونا چاہئے یہی شرط الہام میں بھی درج تھی۔'' (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 16)

سخت خوف اور گھبراہٹ میں انسان کو ڈراؤنے نظارے دکھائی دیتے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

واضح ہو کہ یہ انسان کی ایک فطری خاصیت ہے کہ جب کوئی سخت خوف اور گھبراہٹ اس کے دل پر غلبہ کر جائے اور غایت درجہ کی بے قراری اور بے تابی تک نوبت پہنچ جائے تو اس خوف کے ہولناک نظارے طرح طرح کے تمثلات میں اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور آخر وہ ڈرانے والے نظارے مضطربانہ حرکات اور بھاگنے کی طرف مجبور کرتے ہیں۔ اسی کی طرف توریت استثنا میں بھی اشارہ ہے کہ قوم اسرائیلی کو کہا گیا کہ جب تو نافرمانی کرے گا اور خدا تعالیٰ کے قوانین اور حدود کو چھوڑ دے گا تو تیری زندگی تیری نظر میں بے ٹھکانہ ہو جائے گی اور خدا تجھ کو ایک دھڑکا اور جی کی غمنا کی دے گا اور تیرے پاؤں کے تلوے کو قرار نہ ہوگا اور جا بجا بھٹکتا پھرے گا۔ چنانچہ بارہا ڈرانے والے تمثلات بنی اسرائیل کی نظر کے سامنے پیدا ہوئے اور خوابوں میں دکھائی دیئے جن کے ڈر سے وہ اپنے جینے سے ناامید ہو گئے اور مجنونانہ طور پر شہر بہ شہر بھاگتے پھرے...... اب یقیناً سمجھو کہ آتھم کو انذاری پیشگوئی سننے کے بعد یہی حالت پیش آئی۔ (ضیاء الحق رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 260)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں آتھم کے حق کی طرف رجوع کرنیکے بعض دلائل پیش کرینگے نیز یہ بھی بیان کرینگے کہ آتھم کو سخت خوف اور گھبراہٹ کے عالم میں کیا کیا نظارے نظر آتے تھے اور وہ پندرہ ماہ تک کس قدر سخت اضطراب اور بے چینی کے عالم میں رہا۔ (منصور احمد مسرور)

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمانؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29/جنوری 2021 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کے جنگ بدر میں شامل نہ ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی زوجہ حضرت رقیہؓ بنت رسولؐ سخت بیمار تھیں اس لیے آنحضرتؐ نے آپؓ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی تیمارداری کیلئے مدینہ میں ٹھہریں اور آپؓ کو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح ہی قرار دیا۔ اور آپ کا مالِ غنیمت میں حصہ مقرر فرمایا۔

سوال غزوۂ غطفان کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کی کیا ذمہ داری لگائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ غطفان کیلئے نجد کے علاقے کی طرف نکلتے وقت رسول اللہؐ نے حضرت عثمانؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔

سوال غزوہ بنو غطفان کب اور کیوں ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنو غطفان کے بعض قبائل مدینہ پر حملہ کی نیت سے ذِی اَمَر میں جمع ہوئے۔ آنحضرتؐ ساڑھے چار سو صحابہ کو لے کر محرم 3/ھ کے آخر یا صفر کے شروع میں ذِی اَمَر کے قریب پہنچے۔ اس پر دشمن آس پاس کی پہاڑیوں میں چھپ گئے۔ البتہ ایک بدوی صحابہ کے قابو آ گیا جسے وہ آپؐ کے پاس لائے۔ اس نے بتایا کہ لوگ پہاڑوں میں چلے گئے ہیں اور وہ سامنے نہیں آئیں گے۔ ناچار آنحضرتؐ کو واپسی کا حکم دینا پڑا۔

سوال غزوہ اُحد میں کفار کے اچانک حملہ سے کیا حادثہ ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد میں جو اچانک حملہ ہوا اور آنحضرتؐ کی شہادت کی خبر پھیلی تو صحابہ کا ایک گروہ میدان سے اِدھر اُدھر ہو گیا اور نبی کریمؐ کے ہمراہ صرف 12 صحابہ رہ گئے۔ ان منتشر ہونے والوں میں حضرت عثمانؓ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کی برأت کا ذکر قرآن مجید کی کس آیت میں کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّہُمُ الشَّیۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا کَسَبُوۡا ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا اللّٰہُ عَنۡہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۔

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اس دن پھر گئے جس دن دو گروہ متصادم ہوئے یقیناً شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا بعض ایسے اعمال کی وجہ سے جو وہ بجا لائے اور یقیناً اللہ ان سے درگزر کر چکا ہے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بہت بردبار ہے۔

سوال صلح حدیبیہ سے قبل آنحضرتؐ نے کیا رؤیا دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈائے اور بال چھوٹے کیے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آنحضرتؐ ذوالقعدہ 6/ہجری میں اپنے چودہ سو اصحاب کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کیلئے مدینہ سے نکلے۔ حدیبیہ کے مقام پر آپؐ نے پڑاؤ کیا مگر قریش نے آپؐ کو عمرے کی ادائیگی سے روک دیا۔

سوال آپؐ نے ذوالحلیفہ پہنچ کر مسلمانوں کو کیا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آپؐ ذُوالحُلَیۡفَہ پہنچے تو آپؐ نے ٹھہرنے کا حکم دیا اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد قربانی کے اونٹوں کو نشان لگانے کا ارشاد فرمایا اور صحابہؓ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حاجیوں کا مخصوص لباس احرام پہن لیں اور آپؐ نے خود بھی احرام باندھ لیا۔

سوال آپؐ نے قریش کے حالات جاننے کے لیے کیا اقدام اٹھائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے ایک خبر رساں کو آگے بھیجا اور آپؐ خود آہستہ آہستہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مزید احتیاط کے طور پر مسلمانوں کے آگے آگے رہنے کیلئے عَبَّاد بن بِشرؓ کی کمان میں بیس سواروں کا ایک دستہ بھی متعین فرمایا۔

سوال جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عسفان کے قریب پہنچے تو خبر رساں نے آپؐ کو کیا اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خبر رساں نے واپس آکر اطلاع دی کہ قریش مکہ بہت جوش میں ہیں اور آپ کو روکنے کا پختہ عزم کیے ہوئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قریش نے اپنے چند جانباز سواروں کا ایک دستہ خالد بن ولید کی کمان میں آگے بھجوا دیا ہے۔

سوال آپؐ نے تصادم سے بچنے کے لیے صحابہ کو کیا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ مکہ کے معروف راستے کو چھوڑ کر دائیں جانب ہوتے ہوئے آگے بڑھیں۔ چنانچہ مسلمان ایک دشوار گزار رستہ پر سمندر کی جانب ہوتے ہوئے آگے بڑھنا شروع ہوئے۔

سوال جب آپؐ حدیبیہ کے قریب پہنچے تو کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کی اونٹنی اَلۡقُصۡوَا یکلخت پاؤں پھیلا کر زمین پر بیٹھ گئی اور باوجود اٹھانے کے نہ اُٹھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ شاید یہ تھک گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں، یہ تھکی نہیں بلکہ جس بالا ہستی نے اس سے پہلے اصحاب فیل کے ہاتھی کو مکہ کی طرف بڑھنے سے روکا تھا اسی نے اب اس اونٹنی کو بھی روکا ہے۔

سوال آنحضرتؐ کی اونٹنی چلنے کے لیے کس طرح تیار ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! مکہ کے قریش جو مطالبہ بھی حرم کی عزت کیلئے مجھ سے کریں گے میں اسے قبول کروں گا۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی اونٹنی کو پھر اٹھنے کی آواز دی اور خدا کی قدرت کہ اس دفعہ وہ جھٹ اٹھ کر چلنے کو تیار ہو گئی۔

سوال حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ کی طرف سے آنے والے سفیر نے آپؐ سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حدیبیہ کے مقام پر بدیل بن ورقا نامی ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا کہ مکہ کے رؤسا جنگ کے لیے تیار ہیں۔

سوال آنحضرتؐ نے بدیل بن ورقا کو کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ ہم تو صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔ مَیں ان لوگوں سے اس سمجھوتہ کیلئے تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر دیں، میں ان سے تعلق نہیں رکھوں گا اور دوسرے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچاؤں گا لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو پھر مَیں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔

سوال جب حلیس بن علقمہ نامی شخص حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کے پاس آیا تو آنحضرتؐ نے صحابہ کو کیا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا یہ شخص ایسے قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جو قربانی کے مناظر کو پسند کرتے ہیں۔ اپنے قربانی کے جانوروں کو اس کے سامنے لاؤ تا کہ اسے پتہ لگے کہ ہم کس غرض سے آئے ہیں۔

سوال جب قریش کی طرف سے پے در پے سفیر آنے شروع ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کِیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضورؐ نے یہ محسوس کر کے کہ آپ کی طرف سے بھی کوئی فہمیدہ شخص قریش کی طرف جانا چاہیے، ایک شخص خِرَاش بن اُمَیَّہ کو اس کیلئے چنا۔ آپؐ نے اسے اپنا ایک اونٹ عطا فرمایا۔ خِرَاش قریش کے پاس گیا لیکن ایک جوشیلے نوجوان نے اس کے اونٹ کو زخمی کر دیا اور اسے اسلامی کیمپ میں واپس آنا پڑا۔

سوال جب آپؐ نے حضرت عمرؓ کو مکہ میں سفارت کے لیے کہا تو انہوں نے آپ کے سامنے کیا تجویز رکھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مکہ کے لوگ میرے دشمن ہیں اور مکّہ میں میرے قبیلہ کا کوئی با اثر آدمی موجود نہیں۔ اس خدمت کیلئے عثمان بن عَفَّانؓ کو چنا جائے جن کا قبیلہ بہت با اثر ہے اور مکہ والے انکے خلاف شرارت نہیں کر سکتے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو مکہ جا کر کیا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو ایک تحریر لکھ کر دی جو رؤسائے قریش کے نام تھی۔ اس تحریر میں آپ نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ سے مکّہ میں کمزور مسلمانوں سے مل کر ان کی ہمت بڑھانے اور صبر سے کام لینے اور انہیں کامیابی کی بشارت دینے کی تلقین کی۔

سوال مکہ میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکہ کے بعض شریر لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو مکہ میں روک لیا اور مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے۔

سوال جب یہ افواہ پھیلی تو آنحضرتؐ نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم! ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ سے اس عہد پر بیعت لی کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔

سوال بیعت رضوان کے وقت آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔☆☆

وقف جدید کے سینتالیسویں سال کا اعلان اور مالی قربانی کی اہمیت و برکات کے موضوع پر پُر معارف خطبہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 جنوری 2004 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورہ آل عمران کی آیت 93 لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ تلاوت کی۔

سوال حضور انور نے اس آیت کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

سوال وقف جدید کی تحریک کب اور کس نے جاری کی تھی اور اس کا سال کب شروع اور ختم ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1957 میں حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی تھیں۔ وقف جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور ۳۱/دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ یہ تحریک زیادہ تر ہندوستان اور پاکستان سے تعلق رکھتی تھی۔

سوال تحریک وقف جدید کو کب اور کس نے ساری دنیا کے لیے جاری کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1985 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کو تمام دنیا میں جاری فرما دیا اور بیرونی جماعتوں نے بھی اس کے بعد بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینا شروع کیا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے آیت کریمہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں متقی کی نسبت فرمایا ہے وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ۔ انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

سوال آنحضرتؐ نے مالی قربانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا تسلی عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا۔

سوال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مالی قربانی کرنے والوں سے کیا وعدہ کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یُّوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (البقرہ: 272) یعنی جو اچھا مال بھی تم اس کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا لوٹائے گا۔ بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ کئی گنا بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔

آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سیرالیون کے تمام لوگوں تک پہنچانی ہوں گی

صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہیے کہ سیرالیون میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہو گئے ہیں بلکہ آپکو ایک سچا تجزیہ کرنا چاہیے کہ آپ نے ان گذرے ہوئے سو سالوں میں کیا کیا ہے

صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ سرالیون 2021 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

6-2-2021

مکرم سعید الرحمٰن صاحب، امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون اپنے سو سال مکمل ہونے کی تقریبات منا رہی ہے۔ ماشاء اللہ۔

اس عرصہ کے دوران جماعت نے سیرالیون میں تمام میدانوں میں بہت کامیابیاں حاصل کیں۔ لیکن ابھی آپ کے سامنے ایک لمبا سفر ہے جسے آپ نے مکمل کرنا ہے۔ اور اس کیلئے آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سیرالیون کے تمام لوگوں تک پہنچانی ہوں گی۔ آپ کو ان کو آگاہ کرنا ہوگا کہ انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک قریبی تعلق پیدا کرے۔ انسان کو اپنے خالق سے متعلق آگاہی حاصل کرنی ہوگی اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھا، جن کے آنے کی واضح پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی۔ آپ کے آنے کا ایک بنیادی مقصد یہ تھا کہ انسان کو یہ پتہ چلے کہ ہمارا خالق اللہ ہے جو ایک ہے، جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔

اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تمام زندگی ہمیں یہ سکھانے میں وقف کی کہ ہمیں اپنے آپ کو مکمل طور پر، واحد و یگانہ اور حقیقی طاقتور اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے اور اس کے سامنے جھکنا چاہیے۔

مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ پہلے مبلغ تھے جنہوں نے 19/فروری 1921ء کو سیرالیون کے ساحل پر قدم رکھے۔ آپ کے بعد کے ابتدائی مبلغین میں مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا نذیر احمد علی صاحبؓ شامل ہیں جنہوں نے اسلام کیلئے بڑی قربانیاں دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان قربانیوں کی حقیقی روح کو سمجھنے کا موقع دے اور آپ کو اپنے آپ میں ایک خالص تبدیلی لانے کی توفیق دے تا کہ آپ ان کے روشن نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کا حقیقی پیغام اس زمین میں رہنے والے ہر ایک انسان تک پہنچا سکیں اور ان کو حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے لے آئیں تا وہ خدائے واحد و یگانہ کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ اللہ آپ کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کے سامنے ایک لمبا سفر ہے۔ اب جبکہ پہلے سو سال مکمل ہو چکے ہیں، آپ کو اب ایک نئے جوش و جذبے کے ساتھ اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کیلئے وقف کر دینا چاہیے۔ آپ کو صرف اس بات پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ سیرالیون میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہو گئے ہیں بلکہ آپ کو ایک سچا تجزیہ کرنا چاہیے کہ آپ نے ان گذرے ہوئے سو سالوں میں کیا کیا ہے؟ آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ آپ نے کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں اور کس طرح آپ زیادہ رفتار کے ساتھ مزید کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح اپنی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں؟ صرف وہی قومیں کامیاب ہو رہی ہیں جو مسلسل اپنی کارکردگی میں بہتری لا رہی ہیں اور نئے منصوبے بناتی ہیں کہ کس طرح مزید آگے بڑھا جا سکے۔ اس لیے آپ کو تبلیغ اور احبابِ جماعت کی تربیت کیلئے ملکی سطح پر نئی حکمتِ عملی اپنانی ہوگی تا کہ آپ اس قدر مسلسل آگے بڑھتے چلے جائیں کہ آنے والے سالوں میں جماعت کی ترقی میں کئی گنا اضافہ ہو۔ سب سے ضروری یہ ہے کہ یہ صرف عہدے داران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ ضروری ہے کہ تمام احبابِ جماعت اس میں مکمل طور پر شامل ہوں اور ان پروگراموں کو نافذ کریں اور ان عظیم مقاصد کو حاصل کریں۔ اللہ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/مارچ 2021)

سوال حضور انور نے سندھ کے ایک سود خور کا کیا عبرت ناک واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سندھ میں ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ غریب اور بھوکے لوگ قحط سالی کی وجہ سے اپنے زیور وغیرہ کے بدلے اس سے رقم لے کر کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔ اس نے اپنے گھر میں ہی ایک گڑھا کھود کے تجوری میں سارا سونا رکھا۔ چالیس پچاس کلو تک اس کے پاس سونا اکٹھا ہو گیا تھا۔ اور اسکے اوپر اپنا پلنگ بچھا کر ساری رات جاگتا ہی رہتا تھا۔ آخر اسی فکر میں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ فوت ہو گیا۔

سوال قیامت کے دن انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کس حال میں ہوں گے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا۔

سوال اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کی قربانی کو کس طرح بڑھائے گا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔

سوال آنحضرتؐ نے جہنم کی آگ سے بچنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمہارے پاس کھجور کا آدھا ہی ٹکڑا ہو، وہی دے کر آگ سے بچو۔ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی کجی کو درست کرتا ہے۔ بُری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے۔

سوال آنحضرتؐ نے کن دو طرح کے لوگوں پر رشک کرنا جائز قرار دیا؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

سوال آپؐ نے بخل کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا، اَلشُّحُّ یعنی بخل سے بچو! یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی (قوموں) کو ہلاک کیا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے مالی قربانی کے متعلق افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں، قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔

سوال آنحضرتؐ جب صدقہ کی تحریک کرتے تو صحابہؓ کس طرح اس پر لبیک کہتے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر ایک مُدّ اناج ملتا تو وہ اس میں سے صدقہ کرتا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مالی قربانی کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں کن محبت بھرے الفاظ میں اپنی فدائیت کا اظہار کیا تھا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے افراد جماعت کو مالی قربانی کے لیے کیا تحریک فرمائی تھی؟

جواب حضور علیہ السلام فرمایا: میرے پیارے دوستو ...... آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے ...... اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کے ہر فرد کو کیا عہد کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس یہ عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے رزق میں برکت دیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے دو پرندوں کی کیا حکایت بیان کی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: دو پرندے تھے۔ درخت پر ان کا گھونسلہ تھا۔ درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تا کہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے کونسے سال کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 31/دسمبر 2003 کو وقف جدید کا چھیالیسواں سال ختم ہوا تھا اور یکم جنوری سے سینتالیسواں سال شروع ہو چکا ہے۔ گزشتہ سال کے اعداد و شمار کے مطابق وقف جدید کی مد میں کل وصولی 18 لاکھ 80 ہزار پاؤنڈ ہے۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10271: مَیں عبدالقادر ولد مکرم تمیز الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن تیگنا ماری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 20.88۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11717 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین العبد: عبدالقادر گواہ: امان علی

مسل نمبر 10272: مَیں حلیمہ خاتون زوجہ مکرم بابل حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاہی باری ڈاکخانہ کرتن پاڑا (ابھے پوری) ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر الدین الامۃ: حلیمہ خاتون گواہ: عبدالجلیل

مسل نمبر 10273: مَیں سید سرفراز رحمن ولد مکرم سید انعام الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرا پاڑا صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/فروری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید انعام الرحمن العبد: سید سرفراز رحمن گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10274: مَیں کامران عمر ولد مکرم پیر عمر علی احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال، ساکن ابھے پوری ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/نومبر 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رقیہ خاتون العبد: کامران عمر گواہ: دانیال احمد

مسل نمبر 10275: مَیں شمائلہ نثار زوجہ مکرم انور دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن ڈنگوہ تحصیل گھناری ضلع اونہ صوبہ ہماچل، پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/اپریل 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: انگوٹھی 4 تولہ، کان کے کانٹے 3 تولہ (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/80,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: انور دین مبلغ سلسلہ الامۃ: شمائلہ نثار گواہ: شوکت علی مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 10276: مَیں محمد اُسامہ ولد مکرم شیخ محمد علی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ محمود ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/فروری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عاشق حسین گنائی العبد: محمد اُسامہ گواہ: احمد صادق راتھر

مسل نمبر 10277: مَیں ڈاکٹر مبارکہ نصرت شریف زوجہ مکرم ڈاکٹر کریم شریف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن 92 Arcadia Ave (Waltham, MA 02452) امریکہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 147.5 گرام، حق مہر 5000 امریکی ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مقبول بابر الامۃ: مبارکہ نصرت شریف گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر 10278: مَیں آمنہ احمد زوجہ مکرم ندیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن 17 Townley Ave (Staten Island, NY 10314) امریکہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اگست 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 نیکلیس 374.5 گرام، 23 جوڑی بالیاں 331.7 گرام، 4 کڑے 60 گرام، 7 بریسلیٹ 140.5 گرام، 4 پینڈنٹ 71.8 گرام، 9 انگوٹھیاں 39.19 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور ہیرہ: 4 نیکلیس وپنڈنٹ 30.1 گرام، 6 جوڑی بالیاں 19.6 گرام، انگوٹھی 15.9 گرام، زیور نقرئی: پازیب 7 گرام، حق مہر 5000 امریکی ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 501.48 امریکی ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فرید احمد الامۃ: آمنہ احمد گواہ: شاہد احمد

مسل نمبر 10279: مَیں رضوانہ ظفر ایم بنت مکرم ایم رضوان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ملاگیری (گرین پارک، بے پورے) ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جنوری 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 ہار 96 گرام، 5 چوڑیاں 44 گرام، 3 کان پٹی 4 گرام، 2 پازیب 24 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم ظفر احمد الامۃ: رضوانہ ظفر ایم گواہ: ٹی احمد سعید

مسل نمبر 10280: مَیں وسیم احمد بٹ ولد مولوی محمد ایوب بٹ صاحب درویش، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن کماسی اشانٹی ریجن (گھانا)، مستقل پتا: سول لائن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (انڈیا)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 گھانین سیڈی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ڈاکٹر محمود احمد بٹ العبد: وسیم احمد بٹ گواہ: عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 10281: مَیں سمیرا عاشی زوجہ مکرم وسیم احمد بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: احمدیہ مسلم مشن کماسی اشانٹی ریجن (گھانا)، مستقل پتا: سول لائن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (انڈیا)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر کی رقم سے زیورات بنوائے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 گھانین سیڈی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ڈاکٹر محمود احمد بٹ الامۃ: سمیرا عاشی گواہ: عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 10282: مَیں سید طاہر احمد انجم ولد مکرم سید منظور احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/فروری 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان مع زمین 10 مرلہ واقع محلہ دارالبرکات، قیمت اندازاً پندرہ لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد انور احمد العبد: سید طاہر احمد انجم گواہ: سید سہیل احمد

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for
royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 15 - April - 2021 Issue. 15

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9/اپریل 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت عثمان کا کیا مقام تھا صحابہ ان کو کس طرح دیکھتے تھے، آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بھی اور اسکے بعد بھی، اس بارے میں روایت ہے۔ نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم۔

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے۔ انہوں نے کہا ابوبکر۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کون انہوں نے کہا عمر۔ پھر میں نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ پھر کون تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عثمان۔ پھر میں نے کہا اے میرے باپ ان کے بعد کیا آپ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

آنحضرت ﷺ کو جو حضرت عثمانؓ سے تعلق تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حضرت عثمان سے بغض رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آنحضرت ﷺ نے نہیں پڑھا۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اسکی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپ نے اسکی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

پھر حضرت عثمان کے انصاف کے بارے میں روایت آتی ہے کہ اپنے بھائی کا قصور ثابت ہونے پر حضرت عثمان نے اپنے بھائی کو بھی سزا دلوائی۔ حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلایا اور اپنے بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق فرمایا کہ اس کو درّے لگائیں تو انہوں نے اس کو اسّی درّے لگائے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اس کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ کے خلاف تعزیر عائد کرنے کا جو ذکر ہے اس کا تعلق شراب پینے کے الزام سے ہے۔ حضرت عثمان نے قرابت کا لحاظ نہیں فرمایا بلکہ قرابت کی وجہ سے اسے دوگنا سزا دی۔ بجائے چالیس کے اسّی کوڑے لگوائے اور یہ تعداد حضرت عمر کے تعامل سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ جمعہ کے دن دوسری اذان کا جو اضافہ ہوا ہے یہ حضرت عثمان کے زمانے میں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کے دن منبر کے پاس ایک ہی اذان دی جاتی تھی بعد میں حضرت عثمان کے زمانے میں دوسری اذان کا رواج پڑا۔ ابوعبید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان کے پیچھے ایک عید پڑھی وہ جمعہ کا دن تھا حضرت عثمان نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی پھر آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا اے لوگو یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لئے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ پس مدینہ کے اطراف میں رہنے والوں میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہتا ہے تو وہ انتظار کر سکتا ہے اور جو واپس جانا پسند کرتا ہے تو اس کو میری طرف سے واپس جانے کی اجازت ہے۔

سلسلہ احادیث میں دوسرے صحابہ کی نسبت حضرت عثمان سے مرفوع احادیث بہت کم مروی ہیں۔ روایات کی قلت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمان روایات حدیث میں حد درجہ محتاط تھے۔ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرنے میں یہ چیز مانع ہوتی ہے کہ شاید دیگر صحابہ کے مقابلہ میں میرا حافظہ زیادہ قوی نہ ہو۔ فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف وہ منسوب کرے گا جو میں نے نہیں کہا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ اسلئے حضرت عثمان حدیث کی روایت میں سخت احتیاط کرتے تھے۔

حضرت عثمان نے آٹھ شادیاں کیں۔ یہ سب شادیاں اسلام قبول کرنے کے بعد کیں۔ آپ کی ازواج اور اولاد کے نام درج ذیل ہیں۔ حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ۔ آپ کے بطن سے آپ کے فرزند عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے۔ حضرت ام کلثوم بنت رسول ﷺ۔ حضرت فاختہ بنت غزوان ان کے بطن سے آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بھی عبداللہ تھا اور اس کو عبداللہ الاصغر کہا جاتا تھا۔ حضرت ام عمرو بنت جندب اسدیہ۔ ان کے بطن سے عمرو، خالد، ابان، عمر اور مریم کی ولادت ہوئی۔ حضرت فاطمہ بنت ولید مخزومیہ ان کے بطن سے ولید، سعید اور ام سعید کی ولادت ہوئی۔ حضرت ام البنین بنت عیینہ بن حصن ہزاریہ۔ ان کے بطن سے آپ کے فرزند عبدالملک کی ولادت ہوئی۔ حضرت رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ۔ ان کے بطن سے عائشہ ام ابان اور ام عمرو کی ولادت ہوئی۔ حضرت نائلہ بنت فرافسہ بنت احفص۔ یہ پہلے نصرانی تھیں لیکن رخصتی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا اور اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ ان سے آپ کی بیٹی مریم پیدا ہوئیں کہا جاتا ہے کہ ایک بیٹا عنبسہ بھی پیدا ہوا تھا۔ حضرت عثمان کی جب شہادت ہوئی تو اس وقت ایک روایت کے مطابق آپ کی یہ چار ازواج آپ کے پاس تھیں۔ حضرت رملہ اور حضرت نائلہ اور حضرت ام البنین اور حضرت فاختہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مؤمن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر عمر عثمان علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔ آپ فرماتے ہیں یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتا سکتے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔ بخدا اللہ تعالیٰ نے شیخین یعنی ابوبکر و عمر کو اور تیسرے جو ذوالنورین ہیں ہر ایک کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ پس جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے اور ان کی قطعی دلیل کو حقیر جانتا ہے اور ان کے ساتھ ادب سے پیش نہیں آتا بلکہ ان کی تذلیل کرتا اور ان کو برا بھلا کہنے کے درپے رہتا ہے اور زبان درازی کرتا ہے مجھے اس کے بدانجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے۔ میرا بارہا کا تجربہ ہے کہ ان سادات سے بغض و کینہ رکھنا برکات ظاہر کرنے والے اللہ سے سب سے زیادہ قطع تعلقی کا باعث ہے اور جس نے بھی ان سے دشمنی کی تو ایسے شخص پر رحمت اور شفقت کی سب راہیں بند کردی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: میرے رب نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ صدیق اور فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم نیکوکار اور مؤمن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چن لیا اور جو خدائے رحمان کی عنایات سے خاص کئے گئے اور اکثر صاحبان معرفت نے ان کے محاسن کی شہادت دی۔ ان کے اعمال میں خوشبو اور ان کے افعال میں مہک ہے اور یہ سب کچھ ان کے مراتب کے باغات اور ان کی نیکیوں کے گلستانوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ان کی باد نسیم اپنے معطر جھونکوں سے ان کے اسرار کا پتہ دیتی ہے اور ان کے انوار اپنی پوری تابانیوں سے ہم پر ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے ساتھ ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔ حضرت عمر کا انشاء اللہ آئندہ شروع ہوگا۔ بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ الاسلام نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کا پہلا ورژن تیار کیا ہے۔ Holyquran.io۔ کسی بھی سورت، آیت لفظ یا مضمون کو عربی انگریزی یا اردو میں ایک جدید سرچ انجن کے ذریعہ تلاش کیا جا سکتا ہے اور سرچ نتائج کو احمدی اور غیر احمدی تراجم کے ساتھ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر آیت کے ساتھ اسکی تفسیر مضامین اور متعلقہ آیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ اسکے علاوہ الاسلام ویب سائٹ پر قرآن پڑھنے سننے اور سرچ کی ویب سائٹ readquran.app کا بھی نیا دیدہ زیب ورژن تیار کر لیا گیا ہے جس میں انگریزی تفاسیر کے ساتھ تفسیر صغیر کے نوٹس، لفظ بلفظ ترجمہ، مضامین کا انڈیکس اور بہت سے مفید اضافے شامل کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پراجیکٹ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنے اور احباب جماعت بھی ان سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بعدہ حضور انور نے مکرم محمد صادق صاحب درگارام پوری، مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ رشید احمد اٹھوال صاحب دار الیمن ربوہ، مکرم منظور احمد شاد صاحب، مکرمہ حمیدہ اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن سلیم صاحب یو.ایس.اے، مکرم ناصر پیٹر لوٹسین صاحب جرمنی، مکرمہ رضیہ تنویر صاحبہ کینیڈا، مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سرگودھا، محترمہ بشریٰ حمید انور عدنی صاحبہ، محترمہ نور الصباح ظفر صاحبہ، مکرم سلطان علی ریحان صاحب، مکرم خالد سعد اللہ المصری صاحب اردن، مکرم محمد منیر صاحب ربوہ، ماسٹر نذیر احمد صاحب ربوہ کا ذکر خیر فرمایا۔

حضور انور نے مکرم مولوی غلام قادر صاحب مبلغ سلسلہ وقف زندگی آف کالا بن ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 26 مارچ کو چھپن سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا مکرم بہادر علی صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ اس خاندان کے تیرہ افراد بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بطور مبلغ چونتیس سال چھ ماہ ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا جہاں بھی تقرر ہوا بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ اور پوری محنت اور لگن سے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آخر وقت تک نبھاتے رہے۔ تبلیغ کا اچھا ملکہ رکھتے تھے میدان تبلیغ میں درپیش پریشانیوں اور مخالفتوں پر ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے تھے۔ نہایت صابر شاکر قناعت شعار اور نڈر مبلغ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹا بشیر الدین قادر جامعہ احمدیہ قادیان کی آخری کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

حضور انور نے مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ یکم اپریل کو 85 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت قاضی اشرف علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موضع علی پور کھیڑا ضلع مین پور صوبہ یو.پی کی پوتی اور قاضی شاد بخش صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے دور درویشی اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر سے گزارا۔ اگر فاقوں کی نوبت بھی آئی تو ہمیشہ صبر کا نمونہ دکھایا اور کبھی کسی کے سامنے تنگدستی کا اظہار نہیں کیا۔ نمازوں کی پابند بلکہ مرض الموت میں بھی بڑی بے چین ہوتی تھیں نمازوں کے لئے۔ تلاوت قرآن کریم کا بھی بڑا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ چندوں میں بڑی باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے انتہائی تعلق رکھنے والی۔ بچوں کو بھی اس حوالے سے تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad